موہن جوداڑو، ہڑپا، کالی بنگا اور لوتھل میں ایک جیسی خصوصیات والے ڈھانچے ملے ہیں۔ان ڈھانچوں کو گودام یا کوٹھار کی شکل میں پہچانا گیا ہے۔اسی طرح کالی بنگا اور لوتھل جیسے شہروں میں اگنی کنڈ ملے ہیں۔غالباً اس کا استعمال یگیہ کے لئے کیا جاتا تھا۔

شہرکاری کا مطلب

شہرکاری ایک عمل ہے جس کے توسط سے شہری طرز زندگی کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔شہری طرز زندگی کا مطلب ہے—شہر میں رہنے والے لوگوں کے کپڑے، زیورات، کھان پان، بات چیت، رشتے و تعلقات اور پیشہ وغیرہ۔شہرکاری کے عمل میں ایک شہری فرقہ وجود میں آتا ہے۔اس فرقہ کے پاس آرام و آسائش کے تمام جدید وسائل ہوتے ہیں۔یہاں آمدورفت اور پیغامبر کا نظام فروغ پاتا ہے۔تعلیم، علم و سائنس، طب وغیرہ سے متعلق کئی ادارے ہوتے ہیں۔جدید وسائل اور کثیر منزلہ عمارتیں اس کی خصوصیت ہوتی ہیں۔جگہ جگہ رہائشی کالونی ہوتی ہے۔آبی سپلائی، بجلی سپلائی، صفائی، آمدورفت وغیرہ کی دیکھ بھال انتظامیہ کے ذریعہ کی جاتی ہے۔شہرکاری کے عمل میں گاؤں اپنی مخصوص پہچان کھو دیتا ہے اور وہاں کھیتی کا کام نہیں ہوتا۔ضروری غذائی اجناس کی سپلائی کھیتی والے علاقوں سے ہونے لگتی ہے۔ہندوستان میں شہرکاری کا عمل ہڑپا تہذیب کے وقت سے شروع ہوا جو آج بھی جاری ہے۔ہندوستان کی تقریباً 28 فی صد آبادی کی شہرکاری ہوگئی ہے۔

169/16-17

عمارتیں، سڑکیں اور نالیاں

ہڑپا شہروں کے گھر عام طور سے ایک یا دو منزلہ اور کچھ تین منزلہ بھی ہوتے تھے۔ہر ایک گھر میں ایک آنگن ہوتا تھا اور اس کے چاروں طرف کمرے بنے ہوتے تھے۔مکانوں کے دروازے اور کھڑکیاں مین روڈ کے بجائے گلی میں کھلتی تھیں۔بیشتر گھروں میں ایک حمام ہوتا تھا۔گھروں میں کنویں بھی پائے گئے ہیں۔

شہروں میں منظم سڑکیں اور نالیاں بنی ہوئی تھیں اور ان کے ساتھ ساتھ پانی کی نکاسی کے لئے نالیوں کا بھی مناسب نظم کیا گیا تھا۔شہر منصوبہ بند طریقے سے بسائے گئے تھے جن کی نالیاں اور سڑکیں ایک دوسرے کو تقریباً مستطیل پر کاٹتی تھیں۔اس تکنیک کی وجہ سے شہر کئی مستطیل نما حصوں میں منقسم ہو جاتا تھا۔آبی نکاسی کا نظم بہت اچھا

کنواں

تھا۔ گھروں سے نکلنے والے گندے پانی پاس کی گلی میں بنی متوسط سائز کی نکاس نالیوں میں پہنچتے تھے۔ متوسط سائز والی نالیاں بڑی سڑکوں کے ساتھ ساتھ بنے ہوئے نالوں میں ملتی تھیں۔ نالے اینٹوں سے ڈھکے ہوتے تھے۔ بڑے نالوں میں جگہ جگہ پر مستطیل نما گڈھے بنے ہوتے تھے، جن میں گندگی اکٹھا ہوتی رہتی تھی۔ گندگی کو وقت مقررہ پر صاف کیا جاتا تھا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہڑپا تمدن کے لوگ صحت اور صفائی کے تئیں کس قدر بیدار تھے۔

موہن جودڑو کی سڑک

شہری زندگی

ہڑپائی شہروں میں پائی گئیں رہائشی عمارتیں، سڑکیں، گلیوں اور نالیوں کا منصوبہ بند نظم اس صداقت کو پیش کرتا ہے کہ ہڑپا کے شہروں کے منصوبہ میں ماہر حکمراں طبقہ کا ہاتھ رہا ہوگا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ حکمراں شہر کے لئے ضروری دھات، بیش قیمت پتھر اور استعمال کی دیگر چیزیں منگوانے کے لئے لوگوں کو دور دراز کے علاقوں میں بھیجتے ہوں گے۔ شہر کی تعمیر میں اینٹوں کے استعمال سے واضح ہوتا ہے کہ لوگ بڑے پیمانے پر اینٹ بنانے کا کام کرتے ہوں گے۔ ان شہروں میں محرر بھی ہوتے تھے جو بھوج پتوں (بھوج پتر) یا کپڑے پر لکھتے تھے، جو اب تباہ ہو چکے ہیں۔ ان کے ذریعہ مہروں، ہاتھی دانت وغیرہ پر لکھی دستاویزیں حاصل ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ شہروں میں سونار، سنگ تراش (پتھر کاٹنے والے)، بنکر، کشتی بنانے والے جیسے دست کار (مرد و عورت) بھی رہتے تھے جو اپنے گھروں یا مقام صنعت پر طرح طرح کی چیزیں بناتے تھے۔

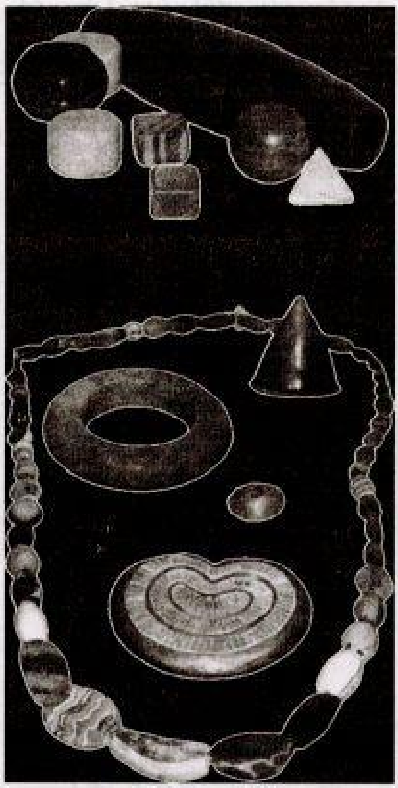

ہڑپائی شہروں کے باشندے سوتی کپڑوں اور گرم کپڑوں کا استعمال کرتے تھے۔ عورت و مرد ہار، بازو بند، انگوٹھی، چوڑی، کمر بند، کان کی بالی اور پائل جیسے زیورات پہنتے تھے۔ ان کی تعمیر میں عام طور سے سونا چاندی، ہاتھی دانت اور تانبے کا استعمال ہوتا تھا۔ زیورات کو بنانے میں عام طور پر سونا چاندی،

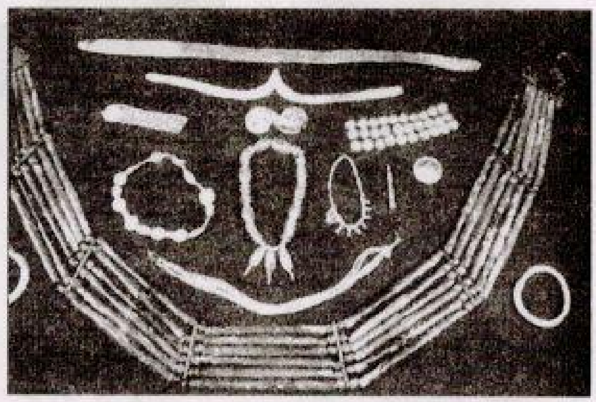

زیورات

ہاتھی دانت اور تانبے کا استعمال ہوتا تھا۔ زیورات کی تعمیر میں سنگ سلیماں (گومید)، سنگ بلور (اسفٹک) جیسے بیش قیمتی پتھروں کا بھی استعمال کیا جاتا تھا۔ لوگ چاک پر تیار کردہ اور آگ میں پکے ہوئے مٹی کے سادہ اور منقش برتن کا استعمال کرتے تھے۔ تانبا، کانسہ، چاندی اور چینی مٹی کے برتنوں کا بھی ان کے ذریعہ استعمال کیا جاتا تھا۔ سخت پتھروں سے ناپ تول کے لئے باٹ اور زیورات کے طور پر استعمال کے لئے منکے کی تعمیر کی جاتی تھی۔

بچوں کے کھلونوں میں چھوٹے پہیے والی بیل گاڑیاں، جانوروں کی مورتیاں وغیرہ خاص طور سے بنائی جاتی تھیں۔ لوگ پاسے کا کھیل بھی کھیلتے تھے۔

مہریں: ہڑپا تمدن کی خصوصی علامت

ہڑپا دست کاری میں دست کاروں کے ذریعہ پتھر کی بنی ہوئی مہریں اہم مقام رکھتی ہیں۔ مہروں کا استعمال غالباً دولت مندلوگ اپنی نجی املاک کو نشان زد کرنے اور پہچاننے کے لئے کرتے تھے۔ ہڑپائی مہریں اپنی دو اہم خصوصیات کے لئے جانی جاتی ہیں۔ اول، اس پر جانوروں کے خوبصورت فنی نمونے ملتے ہیں۔ اور دوم، اس پر کچھ لکھا ہوتا تھا۔ مہروں پر درج بیشتر تحریروں میں دو سے چار الفاظ ہی پائے گئے ہیں۔ اس طرح ہڑپائی لوگوں نے لکھنے کے فن کا ایجاد کیا تھا۔

ہڑپائی مہریں

ہڑپائی لوگوں کی معاشی زندگی کیسی تھی؟

ہڑپائی شہر گاؤں سے گھرا ہوتا تھا۔ گاؤں کے لوگ ہی شہر میں رہنے والے لوگوں کے لئے کھانے کا سامان

دستیاب کراتے تھے۔ ٹھیک ویسے ہی، جیسے آج کے شہروں کی غذائی اشیاء گاؤں والے دستیاب کراتے ہیں۔ ہڑپائی لوگ گیہوں، جو، مٹر، دھان، تل اور سرسوں سے واقف تھے۔ زمین کو کھود کر ہل سے بھی کھیتی کی جاتی تھی۔ آبپاشی کنوؤں اور ندیوں پر پشتہ بنا کر کی جاتی تھی۔ کھیتی کے علاوہ ہڑپائی لوگ مویشی پروری بھی کرتے تھے۔ گائے، بھینس، بھیڑ اور بکریاں اہم پالتو جانور تھے۔ خوراک حاصل کرنے کے دیگر وسائل کی شکل میں ذخیرہ اندوزی اور شکار بھی چلتا رہا۔

ہڑپا تہذیب میں تجارت کو کافی اہمیت حاصل تھی۔ یہ تجارت ہڑپا تمدن کے اندرونی اور باہری علاقوں سے بھی ہوتی تھی۔ لیکن چیزوں کی تعمیر کے لئے ضروری کچے مال کی دستیابی ہڑپائی شہروں میں ناکافی تھی۔ اسی لئے ہڑپائی تمدن کے لوگ راجستھان (کھیتڑی) سے تانبا، کرناٹک (کولار) سے سونا، افغانستان اور ایران سے چاندی، افغانستان (بدخشاں) سے ویدوریہ منی، وسط ایشیا سے فیروزہ، گجرات سے سمندری پیداوار، جموں سے لکڑی وغیرہ حاصل کرتے تھے۔ میسوپوٹامیائی دستاویزوں میں میلُہا کا تذکرہ ملتا ہے۔ میلُہا سندھ علاقے کا قدیم نام ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ ہڑپا تمدن کا تجارتی رشتہ میسوپوٹامیائی تمدن سے تھا۔

شہری لوگوں کی مذہبی زندگی

ہڑپائی لوگ دھرتی کو زرخیزی کی دیوی سمجھتے تھے اور ان میں ماں دیوی کی پوجا کا خوب رواج تھا۔ ہڑپا میں پکی ہوئی مٹی کی زنانہ مورتیاں کافی تعداد میں ملی ہیں۔ ایک مہر پر مرد دیوتا کی بھی تصویر ملی ہے۔ اس مرد دیوتا کا تعلق پشوپتی مہادیو سے جوڑا گیا ہے۔ اسی طرح ہڑپا کے باشندے درخت اور جانور کی پوجا کرتے تھے۔ ان کے بیچ ایک سینگ والا جانور جو گینڈا ہوسکتا ہے، کی خصوصی اہمیت تھی۔ اس کے بعد کوبڑ والا سانڈ خصوصی مقام رکھتا تھا۔ حالاں کہ ماں دیوی، مرد دیوتا یا جانور پوجا کے علاوہ کسی مندر کا ثبوت ہڑپا تمدن

پشوپتی مہر

میں نہیں ملا ہے۔ ہڑپائی لوگ غالباً بھوت پریت اور جادوٹونا میں عقیدہ رکھتے تھے۔ اسی لئے ان سے بچنے کے لئے تعویذ پہنتے تھے۔ ہڑپائی لوگ مرگئے لوگوں کو دفن بھی کرتے تھے اور جلاتے بھی تھے۔

باریکی سے تجزیہ

دھولاویرا

دھولاویرا گجرات کے شمال مغربی کونے میں بسا تھا۔ دھولاویرا ہڑپائی شہروں میں دو وجہوں سے کافی اہم مقام رکھتا ہے۔ اول، پورا شہر تین حصوں میں بنٹا ہوا تھا— قلعہ بند، وسطی شہر اور نچلا شہر۔ اس میں قلعہ بند اور وسطی شہر کی اپنی اپنی قلعہ بندی تھی جب کہ نچلا شہر قلعہ بند نہیں تھا۔ قلعہ بند اور وسطی شہر قلعہ بند ہوتے ہوئے بھی آپس میں جڑے ہوئے تھے۔ قلعہ بند اور وسطی شہر میں خوب چوڑا اور کھلا میدان بنا ہوا تھا۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ کھلا میدان سرکاری، سماجی، مذہبی جلسوں، خاص موقعوں یا تقریبوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہوگا۔ دوم، یہاں سے ایک ایسا سنگی کتبہ حاصل ہوا ہے جس پر بڑے بڑے حروف درج ہیں۔ ہر ایک حرف کو دودھ جیسے سفید پتھر کے ٹکڑوں کو ملا کر دھات یا بلوری سفوف کی لئی کی مدد سے چنا گیا ہے۔

لوتھل

لوتھل کھنبھات کی خلیج کے نزدیک احمدآباد سے 80 کیلومیٹر کے فاصلے پر واقع ایک ہڑپائی شہر تھا۔ شہر کی قلعہ بندی کی گئی تھی۔ قلعہ کے اندر نجی اور عوامی دونوں قسم کے گھر تھے۔ گودام، منکے اور فارس کی خلیج کی

لوتھل کی بندرگاہ

مہریں یہاں سے پائی گئی ہیں۔ لیکن لوتھل ہڑپائی تمدن میں اس لئے اہم مقام رکھتا ہے کہ یہاں سے ایک بندرگاہ کی باقیات ملی ہیں۔ یہاں سے آبی راستے سے تجارت کی جاتی تھی۔

ہڑپا تمدن کے خاتمہ کا معمہ

تقریباً 1700 عیسیٰ قبل تمدن کی تنزلی ہونے لگی تھی۔ ہڑپا تمدن کا خاتمہ کیوں اور کیسے ہوا، ابھی تک معلوم نہیں۔ ہڑپا تمدن کی تباہی کے لئے ماہرین نے کئی اسباب بتائے ہیں۔ مثلاً سیلاب نے شہروں کو زیرآب کردیا، زمین میں نمک کی مقدار بڑھ گئی اور زرخیزی ختم ہوگئی، باہری لوگوں نے ہڑپا کے باشندوں پر حملہ کرکے انہیں ختم کردیا۔ اسی طرح یہ بھی کہا گیا کہ ماحول میں طبیعیاتی و کیمیائی دھماکہ ہوا جس سے زہریلی گیس نکلی اور بڑے پیمانے پر لوگ مارے گئے۔

ہڑپا تہذیب کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ تمدن کے بڑے بڑے عناصر کی تنزلی ضرور ہوئی لیکن ہڑپا تہذیب کے بہت سارے عناصر کا تسلسل آگے ترقی پانے والی مسی - حجری تہذیب میں برقرار رہا۔ یہ تہذیب راجستھان میں آہر تہذیب، مدھیہ پردیش میں مالوا تہذیب، مہاراشٹر میں انعام گاؤں اور جوروے تہذیب کے نام سے جانی گئی۔ آج بھی ماں دیوی کی پوجا اور مذہبی رسوم ادا ہوتی ہیں، جس کی شروعات ہڑپا تہذیب میں ہوئی تھی۔

(مشق)

آیئے یاد کریں

1 معروضی سوال:

(الف) مندرجہ ذیل میں سے کون ہڑپا عہد کا مقام نہیں ہے؟

(i) موہن جوداڑو (ii) کالی بنگا

(iii) لوتھل (iv) ہستناپور

(ب) کس شہر سے بندرگاہ کی باقیات ملی ہیں؟

(i) لوتھل (ii) راپیڑ

(iii) کالی بنگا (iv) دھولاویرا

(ج) درج ذیل میں سے کون ہڑپا تمدن کی خصوصیت نہیں ہے؟

(i) شہری زندگی (ii) دیہی زندگی

(iii) بیرون ممالک کے ساتھ تجارت (iv) منصوبہ بند شہر کی تعمیر

(د) ہڑپا تمدن کی کھوج کس سال ہوئی تھی؟

(i) 1922 (ii) 1925

(iii) 1927 (iv) 1940

(ہ) عظیم الشان حمام کس شہر میں دریافت ہوئی؟

(i) ہڑپا (ii) لوتھل

(iii) موہن جوداڑو (iv) کالی بنگا

2 جوڑ ملایئے

سونا	گجرات
فیروزہ	کرناٹک
چاندی	وسط ایشیا
سیپیاں	ایران

3 آیئے غور کریں:

i ہڑپا تمدن کی شہری زندگی پر روشنی ڈالیں۔

ii ہڑپا تہذیب کو ہڑپا تمدن کیوں کہا جاتا ہے؟

4 آیئے چرچا کریں

i کسی سماج کی شہرکاری ہونے کے لئے جن عناصر کی ضرورت ہوتی ہے، ان عناصر کی ایک فہرست بنایئے؟

ii ہڑپائی لوگ کس دیوی دیوتا، جانور وغیرہ کی پوجا کرتے تھے؟ ان کی فہرست بنایئے۔

iii ہڑپا کے لوگ جن فصلوں سے واقف تھے، ان کی فہرست بنایئے۔ ان فصلوں میں سے آج آپ کن کن کو جانتے ہیں؟

5 آیئے کر کے دیکھیں:

i ہڑپا جس طرح بسا ہوا تھا، اس کا ایک نقشہ بنایئے اور اپنے گاؤں یا شہر کا نقشہ بنایئے۔ دونوں نقشوں میں مماثلت اور فرق کی نشاندہی کیجئے۔

باب-6

زندگی کی مختلف جہتیں

یاد کیجئے ایک ایسی کہانی جو آپ کے نانا نانی یا دادا دادی نے آپ کو سنائی ہو۔ان سے پوچھئے کہ یہ کہانی ان کو کس نے سنائی۔کیا آپ خود بھی اپنے بچوں کو یہ کہانی سنائیں گے؟

ہڑپا تمدن کے شہروں کے زوال کے وقت (آج سے تقریباً 3700 سال پہلے) ایک الگ زبان بولنے والے شمال مغربی ہندوستان میں بسنے لگے۔ان لوگوں کی پہچان سماجی، معاشی، سیاسی اور مذہبی سطح پر ایک مخصوص جماعت کی شکل میں کی جاتی ہے۔ان کے بارے میں ہمیں ادبی اور کچھ آثار قدیمہ سے وابستہ ذرائع سے معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ان ذرائع میں ویدوں کی خصوصی اہمیت ہے۔ویدوں کی تعداد چار ہے—رگ وید، یجر وید، سام وید اور اتھر وو ید۔

ویدک ادب

وید	4
برہمن	9
ارن یک	6
ابتدائی اُپنیشد	13
کل اُپنیشد	108

ویدک ادب دو درجوں میں منقسم ہے۔ماقبل ویدک یا رگ ویدک ادب اور مابعد ویدک ادب۔ماقبل ویدک ادب کے تحت رِگ وید کو رکھا جاتا ہے، جب کہ مابعد ویدک ادب کے تحت بقیہ تین وید (یجر وید، سام وید، اتھر وو ید) برہمن، ارن یک اور اُپنیشد آتے ہیں۔ویدک ادب کی بنیاد پر ہی ویدک عہد کو دو ادوار میں تقسیم کیا جاتا ہے۔رگ وید عہد (1500 عیسیٰ قبل سے 1000 عیسیٰ قبل) اور مابعد ویدک عہد (1000 عیسیٰ قبل سے 600 عیسیٰ قبل)۔

ویدزبانی طور پر ایک نسل سے دوسری نسل تک پہنچے تھے۔مختلف دیوی دیوتاؤں کی تعریف میں رچے گئے منتر یا دعاؤں (سُکت) کولوگوں نے زبانی یاد رکھ کر کئی نسلوں تک محفوظ رکھا۔انہیں کئی صدیوں بعد لکھا گیا۔اس لئے وید کو 'شروتی'(سنا ہوا) بھی کہتے ہیں۔

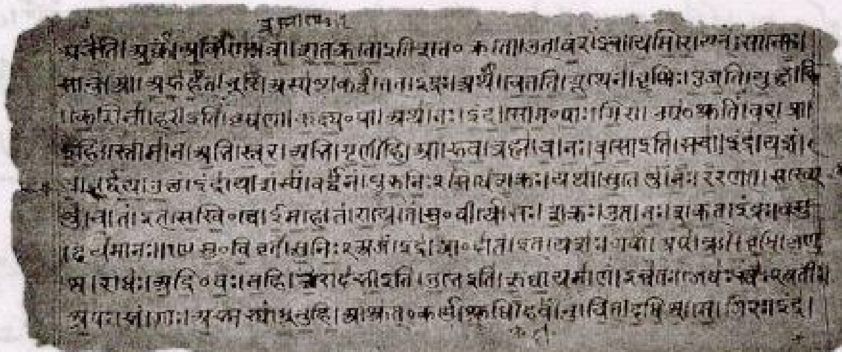

رگ وید کا مخطوطہ

ویدکی زبان کو پراک سنسکرت یا ویدک سنسکرت کہتے ہیں۔آپ اسکول میں جس سنسکرت زبان کو پڑھتے ہیں، اس سے یہ تھوڑی مختلف تھی۔ان ویدوں میں دعاؤں کی تخلیق کرنے والے لوگ کبھی کبھی خود کو'آریہ' کہتے تھے۔آریوں کے مخالف داس اور دسیوؤں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ آریوں کے دیوتاؤں کے تئیں عقیدہ نہ رکھنے والے اور یگیہ نہ کرنے والے تھے۔لہٰذا انہیں آریوں کا بڑا دشمن بتایا گیا ہے۔مورخین کا ماننا ہے کہ شاید یہ دوسری زبان بھی بولتے ہوں۔

آریہ کون تھے؟

'آریہ' لفظ کا مطلب ایک خاص زبان بولنے والے لوگوں کے گروپ سے ہے، جنہوں نے سب سے پہلے شمال مغربی ہندوستان میں رہائش اختیار کی اور ہندوستان میں ایک نئی ثقافت کو فروغ دیا، جو ویدک ثقافت کے نام سے جانی جاتی ہے۔

ہند-یورپی زبان کا گروپ

سنسکرت زبان ہند-یورپی (ہندوستان-یورپ) زبان کے گروپ کا حصہ ہے۔ ہندوستان کی کئی زبانیں مثلاً اسمیا، گجراتی، ہندی، کشمیری اور سندھی اور یورپ کی بہت سی زبانیں مثلاً انگریزی، فرانسیسی، جرمن، گریک (یونانی)، اسپینش وغیرہ اسی خاندان سے جڑی ہوئی ہیں۔ انہیں لسانی خاندان اس لئے کہا جاتا ہے کیوں کہ ان کے کئی الفاظ ایک جیسے تھے۔ مثال کے طور پر ــــ ماتر (سنسکرت) ماں (ہندی)، مدر (انگریزی)، میٹر (جرمن) لفظ کو دیکھیں۔

گرد آلود مرد بھانڈ

پچھلے برسوں میں ویدک عہد سے متعلق آثار قدیمہ کے ثبوت بھی ملے ہیں۔ جن علاقوں میں آریوں کی ثقافت کا فروغ ہوا، وہاں ایسے لوگوں کی بستیاں تھیں جو مویشی پرور اور کاشت کار تھے اور مخصوص قسم کی مٹی کے کشیدہ کاری والے گرد آلود رنگ کے برتنوں کا استعمال کرتے تھے۔ اس لئے اب ادب اور آثار قدیمہ دونوں ہی ذرائع کی بنیاد پر آریوں کے متعلق جان سکتے ہیں۔

آریوں کا بساو

ویدک آریہ کئی گروپوں میں ہندوستان آئے۔ رگ وید میں آریوں کے رہائشی مقام کے لئے 'سپت سیندھو' لفظ کا استعمال کیا گیا ہے، جسے آج کل ہم پنجاب (موجودہ جغرافیائی صورت حال کے مطابق ہندوستان اور پاکستان کا صوبۂ پنجاب) کے نام سے پکارتے ہیں۔ مابعد ویدک عہد میں سپت سیندھو صوبہ سے پورب کی طرف بڑھتے ہوئے آریہ لگ بھگ پورے گنگا جمنا دوآب علاقے میں بس گئے۔ شت پتھ برہمن (مابعد ویدک عہد کا ایک اہم ذریعہ) سے پتہ چلتا ہے کہ آریوں کا پھیلاو مابعد ویدک عہد میں موجودہ شمالی بہار کے گنڈک ندی تک ہو گیا تھا۔

سپت سیندھو—سندھ اور اس کی پانچ معاون ندیاں: ستلج، ویاس، جھیلم، چناب، راوی اور سرسوتی، دِرِش دوتی ندیوں کا علاقہ۔

گنگا جمنا دوآب— گنگا اور جمنا ندی کے بیچ کا علاقہ

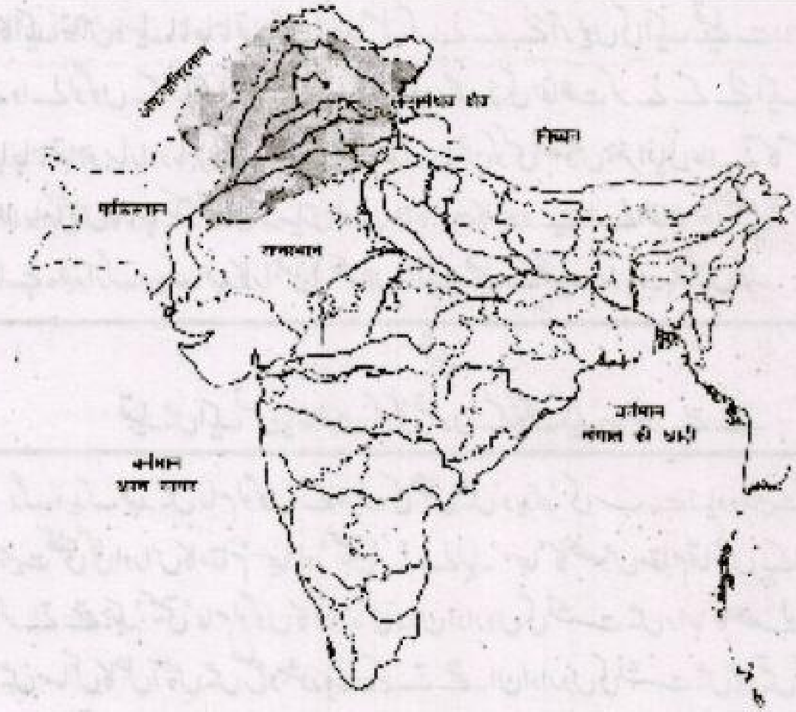

ویدک عہد کی جغرافیائی توسیع کا نقشہ

نقشہ کی بنیاد پر گنگا جمنا دوآب علاقہ میں ویدک آریوں کی بستیوں کی فہرست بنایئے۔

رگ ویدک عہد (1500 عیسیٰ قبل سے 1000 عیسیٰ قبل)

کیا آپ کسی خاندان کو جانتے ہیں، جن کا معاشی نظام مویشی پروری سے جڑا ہو؟ اب ان سے پوچھئے— کیا ان کا مذہبی عقیدہ بھی مویشی پروری سے جڑا ہے؟

رگ وید سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ جن کے پاس زیادہ گائے تھیں، وہ دولت مند مانے جاتے تھے اور گائے کو لین دین کا ایک خاص وسیلہ مانا جاتا تھا۔ گائے کو حاصل کرنے کے لئے آریوں کی ایک قبیلے سے دوسرے قبیلے اور پہلے سے رہنے والے لوگوں کے ساتھ اکثر جنگ ہوا کرتی تھی۔ گائے کی حفاظت کرنے کے لئے ایک 'سردار' یا 'راجن' کا انتخاب کیا جاتا تھا جو بہادر اور ماہر جنگ جو ہو۔ رگ ویدک راجن کو کسی مخصوص جغرافیائی علاقے کا مستقل طور پر حکومت کرنے والا راجا نہیں مانا جاسکتا کیوں کہ سیاسی طور پر علاقائیت کا پتہ دینے والے الفاظ مثلاً ضلع، قوم، ریاست کا تذکرہ کم ہی ملتا ہے۔ لہٰذا رگ ویدک عہد کا راجن (حکمراں) ایک قبیلے کے مکھیا سے زیادہ کچھ نہیں تھا۔

قبیلہ

قبیلہ میں ایک نسل یا خاندان کی کئی نسلوں کے لوگ ایک ساتھ رہتے تھے۔

رگ ویدک عہد میں عام لوگوں کے ادارہ کی شکل میں 'ویدتھ' کی سب سے زیادہ اہمیت تھی۔ لیکن رفتہ رفتہ ویدتھ کی اہمیت گھٹتی گئی اور اس کا مقام 'سبھا' اور 'سمیتی' نے لے لیا۔ 'سبھا' کا مخصوص مقام تھا جس کے اراکین صرف معزز لوگ ہوا کرتے تھے جبکہ 'سمیتی' عام لوگوں کا ادارہ تھی۔ ان اداروں کی نشست میں راجا کا حصہ لینا لازمی تھا۔ ان کی نشستوں میں مسائل کا حل آپس میں صلح ومشورہ سے کرتے تھے۔ ان اداروں کی نشست میں عورتیں بھی حصہ لیتی تھیں۔ ان اداروں میں قبیلے کے (عام) لوگ جنگ میں حاصل دولت کا بٹوارہ کرتے تھے اور راجا کا انتخاب کرتے تھے۔ ضرورت پڑنے پر سمیتی کے اراکین جنگ میں فوجی کام بھی کرتے تھے۔

رگ ویدک عہد مس آریوں کا خاص پیشہ مویشی پروری تھا۔ اس کے لئے انہیں چارے کی تلاش میں الگ الگ مقامات پر جانا پڑتا تھا۔ ایک جگہ چارا ختم ہو جانے پر وہ دوسری جگہ پر چلے جاتے تھے۔ اس وجہ کر مختلف قبیلوں کا کسی خاص علاقے پر قبضہ نہیں ہوتا تھا۔ راجن کسی علاقے کا مالک نہیں ہوتا تھا، بلکہ قبیلے کے سبھی لوگوں پر اس کی حکومت ہوتی تھی۔ اس کا انتخاب قبیلے کے سبھی لوگ مل کر کرتے تھے۔ مستقل طور پر نہیں بسنے کی وجہ سے وہ کھیتی بھی نہیں

کرتے تھے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ کھیتی کرنے کے لئے ایک جگہ پر کم سے کم تین چار مہینے تو رہنا ہی پڑتا ہے۔ تبھی فصل پک کر تیار ہو جاتی ہے۔ مگر ہمیں کچھ ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ وہ جَو کی کھیتی کرتے تھے۔ جو کی فصل عام طور پر کم وقت میں تیار ہو جاتی ہے۔ اس وجہ سے اس فصل کو اگانا ان کے لئے آسان ہوتا تھا۔ کچھ دیگر ذرائع سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ وہ مقامی باشندوں (داس، دسیوؤں) سے گیہوں وغیرہ فصل حاصل کرتے تھے۔ ان فصلوں کے عوض وہ انہیں دودھ، گھی وغیرہ چیزیں دیتے تھے۔

گائے کے علاوہ بھیڑ، بکریاں اور گھوڑے پالے جاتے تھے۔ مویشی پروری کی بہ نسبت کاشت کاری کا پیشہ کم تھا کیوں کہ رگ وید میں ایک اناج 'یَو' کا ذکر ہے جس کی پہچان جَو کی شکل میں کی جاتی تھی۔ جب ہم دست کاری کی طرف دھیان دیتے ہیں تو ہمیں رگ وید میں دست کاری کا کم ہی تذکرہ ملتا ہے۔ متذکرہ دست کاروں میں چمڑے کا کام کرنے والے، بڑھئی، دھات کا کام کرنے والے اور کمہار شامل ہیں۔ بڑھئی، دھات کا کام کرنے والوں اور رتھ بنانے والوں کا اہم رول تھا۔ گھوڑے سے جُتے ہوئے رتھ جنگ میں کامیابی کے لئے فیصلہ کن مانے جاتے تھے۔ بُنائی ایک گھریلو دست کاری تھی، جسے عورتیں کرتی تھیں۔

رتھ

لوگوں کی زندگی قدرت پر بہت حد تک منحصر کرتی تھی۔ رگ وید میں قدرتی طاقتوں سے جڑے کئی دیوی دیوتاؤں کے احترام میں منتروں کی تخلیق کی گئی ہے، جن میں اِندر، اَگنی، سوم قابل ذکر ہیں۔ اِندر جنگ کا دیوتا، اَگنی آگ کا دیوتا، سوم ایک پودا، جس سے ایک قسم کا مشروب تیار کیا جاتا تھا۔ دیوی دیوتاؤں کی پوجا دولت، اولاد اور جنگ میں کامیابی کے مقصد سے کی جاتی تھی۔ دیوتاؤں کو خوش کرنے کے لئے منتروں کا ورد اور یگیوں میں آہوتی دی جاتی تھی۔ گھی، اناج اور کبھی کبھی جانوروں کی بھی آہوتی دی جاتی تھی۔

جب آریہ لوگ ہندوستان میں آئے تو وہ تین سماجی طبقوں میں منقسم تھے — جنگ جو، پروہت اور عام آدمی۔ رگ وید کے منتروں سے ایسی جانکاری ملتی ہے کہ سماج میں طبقاتی امتیاز کی صورت حال قائم نہیں ہو پائی تھی۔ رگ وید کے 'پُرُوسکت' میں برہمن، راجنیہ (شتریہ یا جنگ جو) ویشیہ اور شودر یعنی چار 'ورنوں' (طبقوں) کا تصور کیا گیا تھا۔ لیکن اس عہد میں طبقاتی نظام قائم نہیں ہو سکا تھا۔

مابعد ویدک عہد (1000 عیسیٰ قبل سے 600 عیسیٰ قبل)

اس عہد میں تقریباً پورے شمالی ہندوستان میں زندگی کی تمام جہتوں میں یقینی طور پر تبدیلی ہو رہی تھی۔ اس عہد میں آریوں نے مویشی پروری کی جگہ پر کھیتی رزراعت کو اہم پیشہ بنایا۔ الگ جگہ پر بس کر رہنے لگے اور قبیلوں کا مخصوص علاقہ طے ہو گیا۔ اس عہد میں شمالی ہندوستان میں عہد حدید (وہ عہد جس میں لوہے کے اوزاروں کا استعمال رائج ہوا) کا آغاز ہوا۔ لوہے کی تکنیک کا استعمال شروع میں جنگی ہتھیاروں کے لئے اور پھر رفتہ رفتہ زراعت اور معاشی کاموں میں ہونے لگا۔ ہستنا پور، عالمگیر پور، اترنجی کھیڑا وغیرہ مقامات پر لوہے کے جنگی اسلحوں کی باقیات ملی ہیں۔ لوگ کچے مکانوں میں رہتے تھے جن کی چھت پھوس اور سرکنڈوں کی بنی ہوتی تھی۔ لوگ مٹی کے برتن بھی بناتے تھے۔ ان قدیم مقامات پر کچھ خاص قسم کے برتن ملے ہیں، جنھیں 'منقش گرد آلود برتن' کی شکل میں جانا جاتا ہے۔ تصویر پر نظر ڈالئے۔ جیسا کہ ان کے نام سے ہی ظاہر ہے، ان برتنوں پر نقاشی کی گئی ہے۔ یہ عام طور پر آسان لکیروں اور ہندسیہ شکلوں میں ہیں۔ واضح ہے کہ مابعد ویدک عہد کے لوگ مستحکم زندگی گزارنے لگے تھے۔

رگ ویدک عہد کے کئی چھوٹے چھوٹے قبیلے (جن) ایک دوسرے میں ضم ہو کر بڑے بڑے 'ضلع' (جن پد) کو جنم دے رہے تھے۔ مثال کے طور پر پُرو اور بھرت قبیلے مل کر 'کُرو' قبیلہ اور دُروش اور کریوی قبیلے مل کر 'پانچال' ضلع کہلائے۔ اس عہد میں کچھ لوگوں نے بڑے بڑے یگیوں کا اہتمام کر کے راجا کی حیثیت حاصل کی۔ اَشومیدھ یگیہ ایک ایسا ہی اہتمام تھا۔ اس میں ایک گھوڑے کو راجا کے لوگوں کی نگرانی میں آزاد چرنے کے لئے چھوڑ دیا جاتا تھا۔ اگر کوئی دوسرا راجا اس گھوڑے کو روکتا تھا تو اسے اشومیدھ یگیہ کرنے والے راجا کے ساتھ جنگ کرنی پڑتی تھی۔ اگر کسی علاقے سے گھوڑے کو جانے دیا جاتا تھا تو اس کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ اشومیدھ یگیہ کرنے والا راجا اس سے زیادہ طاقتور تھا۔ یگیہ کے موقع پر راجا کی فتوحات اور دیگر خصوصیات کی تعریف کی جاتی تھی۔ مہا یگیوں کو کرنے والے راجا اب 'جن' کے راجا نہ ہو کر 'جن پدوں' کے راجا مانے جانے لگے۔ راجا کی طاقت میں اضافہ کے ساتھ ساتھ رگ ویدک

عہد کے 'سبھا' اور 'سمیتی' جیسے ادارے کمزور پڑنے لگے اور رفتہ رفتہ وہ راجا کو مشورہ دینے والے ادارے بن گئے۔ رگ ویدک عہد میں راجا کو 'بلی' کی شکل میں اپنی مرضی سے حاصل ہونے والا 'نذرانہ' یا 'تحفہ' اس عہد میں لازمی ٹیکس میں بدل گیا۔

تحفہ اور نذرانہ

جہاں 'ٹیکس' پابندی سے اکٹھا کئے جاتے تھے وہیں 'نذرانہ' بغیر کسی پابندی کے جب بھی ممکن ہو، اکٹھا کیا جاتا تھا۔ ایسے نذرانے مختلف اشیاء کی شکل میں اکثر ایسے لوگوں سے لئے جاتے تھے جو اپنی مرضی سے اسے دیتے تھے۔

مابعد ویدک عہد میں کئی گرنتھوں کی تخلیق کی گئی، جس کے موضوعات ہم پیچھے پڑھ چکے ہیں۔ پروہتوں کے ذریعہ تخلیق کردہ ان گرنتھوں میں مختلف قسم کے سماجی ضابطوں کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ اس وقت سماج کئی گروپوں میں بنٹا ہوا تھا جن میں پروہت، جنگ جو، کاشت کار، مویشی پرور، تاجر، دست کار، مزدور، شکاری، ماہی پرور شامل تھے۔ جہاں پروہتوں اور جنگ جوؤں کی زندگی عیش وعشرت سے بھرپور تھی، اور کاشت کار اور تجار دولت مند تھے، وہیں دوسری طرف مویشی پرور، دست کار، مزدور، شکاری، ماہی پرور جیسے لوگ مفلسی کی زندگی گزار رہے تھے۔

پروہت
یگیہ اور پوجا کرانے والے لوگ

پروہتوں نے لوگوں کو چار طبقوں میں تقسیم کیا، جنہیں 'ورن' کہتے ہیں۔ ان کے مطابق، ہر ایک طبقہ کے لئے الگ الگ کام متعین تھے۔ پہلا ورن برہموں کا تھا۔ ان کا کام ویدوں کا مطالعہ کرنا، کرانا اور یگیہ کرنا تھا جن کے لئے انہیں نذرانہ ملتا تھا۔ دوسرا مقام حکمرانوں کا تھا، جنہیں 'شتریہ' کہا جاتا تھا۔ ان کا کام جنگ کرنا اور لوگوں کی حفاظت کرنا تھا۔ تیسرے مقام پر 'ویشیہ' تھے۔ ان میں کاشت کار، مویشی پرور اور تاجر آتے تھے۔ شتریہ اور ویشیہ دونوں کو ہی یگیہ کرنے کا حق حاصل تھا۔ ورنوں میں آخری مقام 'شودروں' کا تھا۔ ان کا کام دیگر تین ورنوں کی خدمت کرنا تھا۔ اکثر عورتوں کو شودروں کے برابر ہی مانا گیا۔ عورتوں اور شودروں کو ویدوں کے مطالعہ کا حق نہیں تھا۔ پروہتوں کے مطابق، تمام ورنوں کا تعین پیدائش کی بنیاد پر ہوتا تھا۔ مثال کے طور پر برہمن ماں باپ کی اولاد برہمن ہی ہوتی تھی۔

169/16-17

مابعد ویدک عہد میں زراعت لوگوں کا اہم پیشہ تھا۔ جنگلوں کو جلا کر یا کلہاڑی سے کاٹ کر زمین کو کھیتی کے لائق بنایا جاتا تھا۔ لوہے کے پھل سے گہری جتائی کرنا ممکن ہو گیا تھا۔ زرعی کام میں استعمال ہونے والے طریقوں —جتائی، بُوائی، کٹائی، اوسائی وغیرہ کی جانکاری لوگوں کو تھی۔ وہ دھان، گیہوں، جَو، دالیں، گنّا، کپاس، تل، سرسوں جیسی فصلیں اگاتے تھے۔

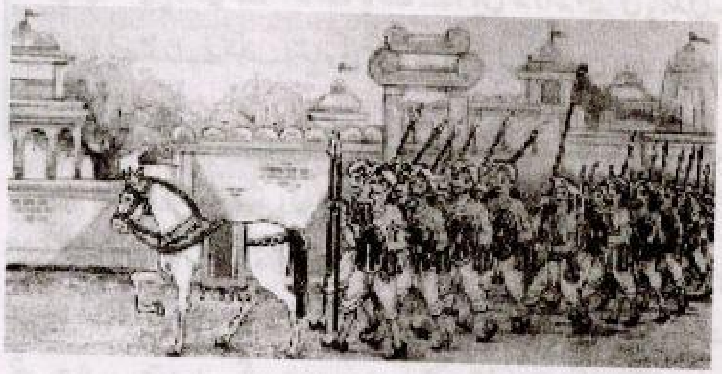

اشومیدھ یگیہ

مابعد ویدک عہد میں مذہب کی دو شاخیں نظر آتی ہیں —ایک کا زور عمل پر تھا اور دوسرے کا علم پر۔ یگیہ سے متعلق کام کاج کو اس عہد میں بہت فروغ حاصل ہوا۔ راجا اشومیدھ، واجپئی، راج سُوئے جیسے بڑے یگیہ کرانے لگے۔ یگیہ سے متعلق کام کاج کو 'کرم کانڈ' کہا جاتا تھا۔ یگیہ کرانے میں پروہتوں کی ضرورت ہوتی تھی۔ یہ پروہت یجُر وید میں متذکرہ طریقوں کے مطابق یگیہ کا اہتمام کرکے دیوتاؤں کو خوش کرتے تھے۔ اس کا مقصد زرعی پیداوار کو بڑھانا اور ویدک لوگوں پر اثر قائم کرنا تھا۔ مذہبی زندگی کی دوسری شاخ اُپنیشدوں کے وحدانیت کے اصول میں دیکھنے کو ملتی ہے۔ اپنیشدوں میں آتما (روح)، پرماتما (خدا) اور مرتیو (موت) جیسے موضوعات کے اسرار و رموز کو جاننے کی کوشش کی گئی ہے۔ (اس کا مطالعہ آپ باب 8 میں کریں گے۔)

ویدک عہد میں تعلیم

ویدک عہد میں تعلیم زبانی طور پر دی جاتی تھی۔ طالب علموں سے ویدوں کے بنیادی سبق کو زبانی یاد کرایا جاتا تھا۔ اس کے لئے انہیں ویدک منتروں کا آسان تلفظ سکھایا جاتا تھا۔ ویدوں کے علاوہ حساب اور قواعد کی تعلیم دی جاتی تھی۔ تعلیم کے لئے طالب علموں کو گرو کے آشرم میں 12 برسوں تک رہنا پڑتا تھا۔

گرو-ششیہ (استاد-شاگرد) روایت: ایک جھلک

آج سے ہزاروں سال پہلے کی بات ہے۔ ہندوستان میں آج کی طرح مکتب نہیں تھے۔ طالب علم استاد کے آشرم میں جاکر تعلیم حاصل کرتے تھے۔ آشرم جنگل میں ہوتے تھے اور رِشی مُنی طالب علموں کو تعلیم دیتے تھے۔ ایسا ہی ایک آشرم آمود دھومیہ رِشی کا تھا۔ یہ آشرم تعلیم و تربیت کے لئے دور دور تک مشہور تھا۔ طلباء یہیں رہ کر علم حاصل کرتے تھے۔ وہ گرو جی کے گھر کا کام بھی کرتے تھے۔ آمود دھومیہ کے پاس دھان کا ایک کھیت تھا۔ اسی کی اُپج سے آشرم کا کام چلتا تھا۔ طلباء باری باری سے کھیت کا کام کرتے تھے۔

رِشی کے شاگردوں میں ایک تھا آرونی۔ ایک دن کھیت کا کام کرنے کی باری اس کی تھی۔ اس روز بارش ہو رہی تھی۔ گرو جی نے آرونی سے کہا، 'وتس جاؤ، جاکر دیکھو کہ کہیں پانی کھیت کی مینڈ نہ توڑ دے۔' آرونی کھیت پر پہنچا۔ اس نے دیکھا کہ ایک جگہ کھیت کی مینڈ سے پانی رِس رہا ہے۔ اس نے مینڈ پر مٹی اور کنکڑ پتھر ڈال کر پانی کو روکنے کی کوشش کی۔ پھر بھی مینڈ کی درار چوڑی ہوتی گئی۔ اس کی تشویش بڑھ گئی۔ وہ فوراً کھیت میں پڑی درار کے مہانے پر لیٹ گیا۔ کھیت میں سے پانی نکلنا بند ہوگیا۔ ٹھنڈ کی وجہ سے اس کا جسم ساکت ہونے لگا تھا۔ رات ہوگئی تھی۔ آرونی

S.S.A. 2016-17 (FREE)

کے ابھی تک نہ آنے سے گرو جی بے چین ہو اٹھے۔ گرو جی اپنے چار پانچ شاگردوں کے ساتھ آرونی کو ڈھونڈتے ہوئے کھیت پر پہنچے۔ کھیت کے چاروں طرف کافی گھنا اندھیرا تھا۔ آرونی کو کہیں نہیں دیکھ کر وہ اور زیادہ فکر مند ہو گئے۔ وہ زور سے چلائے، 'بیٹا آرونی، بیٹا آرونی!' آرونی گرو جی کی آواز پہچان کر بڑی مشکل سے بول سکا، 'گرو جی، میں یہاں ہوں۔' گرو جی جلدی سے وہاں پہنچے۔ گرو جی نے آرونی کو دیکھا تو حیران رہ گئے۔ انہوں نے آرونی کو اٹھایا اور سینے سے لگالیا۔ ایسا تھا گرو بھگت آرونی۔ بڑا ہو کر یہی آرونی ویدوں اور شاستروں کا بہت بڑا عالم ہوا اور اُدّالک رشی کے نام سے مشہور ہوا۔

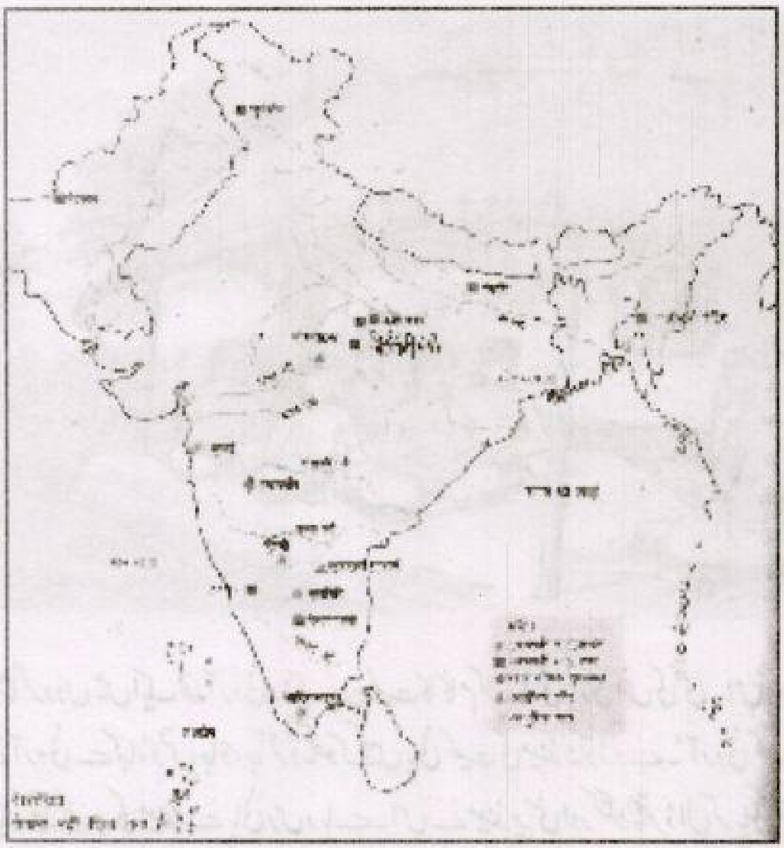

مسی ۔حجری عہد کے ہندوستان کا نقشہ

انعام گاؤں: مسی۔ حجری عہد کی ایک بستی

جس وقت برصغیر ہند کے شمال مغرب میں ویدوں کی تخلیق ہو رہی تھی، اس وقت مغربی ہندوستان میں ایک الگ سماج اور تہذیب کا ارتقا ہو رہا تھا۔ نقشہ میں انعام گاؤں کی پہچان کریں۔ انعام گاؤں صوبہ مہاراشٹر میں گھوڑ ندی کے ساحل پر واقع ایک مسی۔ حجری عہد کی بستی تھی۔ اس جگہ پر 3600 سے 2700 سال (1600 عیسیٰ قبل سے 700 عیسیٰ قبل) پہلے لوگ رہتے تھے، جو ویدک آریوں کے معاصرین تھے۔ اس قدیم جگہ کی کھدائی سے پتھر کے علاوہ تانبا دھات کے بنے اوزار اور اسلحے ملے ہیں۔ انعام گاؤں کے لوگ مٹی کی بنی جھونپڑیوں میں رہتے تھے، جس کی چھت پھوس کی بنی ہوتی تھی اور جسے گارے سے ڈھک دیا جاتا تھا۔ یہاں کے لوگ نارنگی رنگ سے رنگے مٹی کے برتنوں کا استعمال کرتے تھے، جن پر سیاہ رنگ کی ہندسیہ شکلیں ہوتی تھیں۔

انعام گاؤں کے لوگ جو، گیہوں، مٹر، مسور اور دھان کی کھیتی کرتے تھے۔ گائے، بیل، بھیڑ، بکری، کتا، گھوڑا وغیرہ ان کے پالتو جانور تھے۔ کھدائی میں ان جانوروں کی ہڈیاں برآمد ہوئی ہیں۔ کئی ہڈیوں پر کٹے نشان سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ لوگ انہیں کھاتے تھے۔

انعام گاؤں کی مسی۔ حجری تہذیب کے لوگوں کا سب سے دلچسپ پہلو مُردوں کو دفن کرنے کا طریقہ تھا۔ ایک آدمی کو مکان کے آنگن میں مٹی کے بنے صندوق میں دفن کردیا جاتا تھا۔ یہ مکان بستی کے بیچ میں بسا سب سے بڑا مکان ہوتا تھا۔ عام طور پر مردوں کو مٹی کے برتنوں کے ساتھ دفن کیا جاتا تھا، جن میں شاید کھانے پینے کی چیزیں رکھی ہوتی تھیں۔ قبروں میں مردوں کے ساتھ اوزار اور ہتھیار، زیورات وغیرہ بھی کھدائی میں ملے ہیں۔

﴿ مشق ﴾

آیئے یاد کریں

1 معروضی سوال

(الف) ویدوں کی کل تعداد کتنی ہے؟

(i) 3 (ii) 4

(iii) 5 (iv) 8

(ب) پُرُش سُکت کس وید میں ہے؟

(i) رگ وید (ii) سام وید

(iii) یجروید (iv) اتھر وید

(ج) رگ ویدک عہد کا اہم پیشہ کیا تھا؟

(i) زراعت (ii) مویشی پروری

(iii) دست کاری (iv) صنعت

(د) انعام گاؤں کس صوبہ میں واقع ہے؟

(i) بہار (ii) اتر پردیش

(iii) پنجاب (iv) مہاراشٹر

(ہ) عظیم الشان حمام کس شہر میں دریافت ہوئی؟

(i) ہڑپا (ii) لوتھل

(iii) موہن جوداڑو (iv) کالی بنگا

2 خالی جگہوں کو پُر کریں:

(الف) آریوں کی توسیع بہار کے.......................ندی تک تھی۔

(ب) سب سے قدیم وید......................... ہے۔

(ج) رگ ویدک آریہ........................اناج پیدا کرتے تھے۔

(د) انعام گاؤں..................... بستی ہے۔

(ہ) ویدک قبیلے کے سربراہ کو..................... کہا جاتا تھا۔

3 اپنے جواب 'ہاں' یا 'نہیں' میں دیں:

(الف) رگ ویدک آریہ مویشی پروری کرتے تھے۔

(ب) آریوں کی زندگی میں گائے اور گھوڑے کو اہم مقام حاصل تھا۔

(ج) ویدک علاقہ تمل ناڈو تک پھیلا تھا۔

(د) آریہ لوگ شہروں میں رہتے تھے۔

(ہ) انعام گاؤں کے لوگ مُردوں کو جلا دیتے تھے۔

4 مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب لکھیں:

(الف) ویدوں کے نام لکھیں۔

(ب) آریہ لوگ ہندوستان کے کن کن علاقوں میں رہتے تھے۔

(ج) مابعد ویدک عہد کے سماج کا ذکر کریں۔

(د) انعام گاؤں کے لوگ مردوں کی آخری رسوم کس طرح انجام دیتے تھے؟ روشنی ڈالیں۔

5 آیئے چرچا کریں

i آریہ جن دیوتاؤں کی پوجا کرتے تھے، ان کی فہرست بنائیں اور یہ بتائیں کہ ان میں کن دیوتاؤں کی پوجا آج کل کی جاتی ہے؟

ii رگ ویدک آریہ کھیتی نہیں کرتے تھے۔ اس کے اسباب بتائیں۔

6 آیئے کر کے دیکھیں

i مذہبی کتابوں کی ایک فہرست بنائیں اور یہ بتائیں کہ وہ کس مذہب سے تعلق رکھتی ہیں؟

ii کچھ ایسے الفاظ لکھیں جو دو زبانوں میں ایک طرح سے استعمال کیے جاتے ہیں۔

7 معلوماتی سوال

i پرانے زمانے میں طلباء کس طریقے سے تعلیم حاصل کرتے تھے؟

ii آرونی کے آشرم اور آپ کے اسکول میں آپ کیا فرق پاتے ہیں؟

باب-7

ابتدائی ریاست

بچو، آپ لوگوں نے باب 6 میں ویدک عہد کے 'جن' (قبیلہ) اور 'جن پد' (ضلع) کے بارے میں پڑھا ہے۔ تقریباً 3000 سال پہلے گنگا ندی وادی علاقہ میں لوہے کے بنے اوزار اور اسلحے کے ثبوت کھدائی میں ملے ہیں۔ ساتھ ہی، مٹی سے بنے ایک ایک خاص قسم کے برتن (تصویر میں دکھایا گیا گردآلود برتن) برآمد ہوئے ہیں۔ ان ثبوتوں سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ویدک لوگوں کی مویشی پروری کے ساتھ ساتھ زرعی کام میں بھی حصہ داری بڑھی۔ اس وجہ کروہ پہلے کی بہ نسبت مستحکم زندگی گزارنے لگے۔ ان معاشی تبدیلیوں کی وجہ سے علاقائی سطح پر چھوٹی چھوٹی طاقتوں کا جنم ہوا۔ چھوٹے چھوٹے قبیلے اب ضلع بنتے جا رہے تھے۔ ضلعوں کی ترقی میں تین شکلیں نظر آتی ہیں۔

1۔ بیشتر قبیلوں نے اکیلے ہی ضلع کی حیثیت حاصل کر لی: متسیہ، چیدی، کاشی، کوشل

2۔ کچھ قبیلوں نے آپس میں مل کر ضلع کی شکل اختیار کر لی: پانچال ضلع اس کی ایک مثال ہے۔

3۔ کئی قبیلے زیادہ طاقتور قبیلوں سے شکست سے دوچار ہونے کے بعد ملا لئے گئے۔ مگدھ کے ذریعہ آنگ کی فتح اس کی مثال ہے۔

مہاجن پدوں (ریاستوں) کا ارتقا

تقریباً 2500 سال پہلے، ویدک عہد کے کچھ جن پد (ضلع) زیادہ اہم ہو گئے اور انہیں مہا جن پد (ریاست) کہا جانے لگا۔ بودھ اور جین گرنتھوں (صحیفوں) میں ہمیں 16 مہاجن پدوں کی تفصیل ملتی ہے۔ ان میں آنگ، مگدھ، کاشی، کوشل، وتس، اونتی، وَجی، مَلّ وغیرہ مہاجن پد قابل ذکر تھے۔ ان میں کچھ مہاجن پد جدید بہار کی سرحد میں بھی واقع تھے۔

نقشہ میں سبھی مہاجن پدوں کو پہچانیں۔ کون کون سے مہاجن پد موجودہ ریاست بہار کی سرحد میں آتے تھے؟

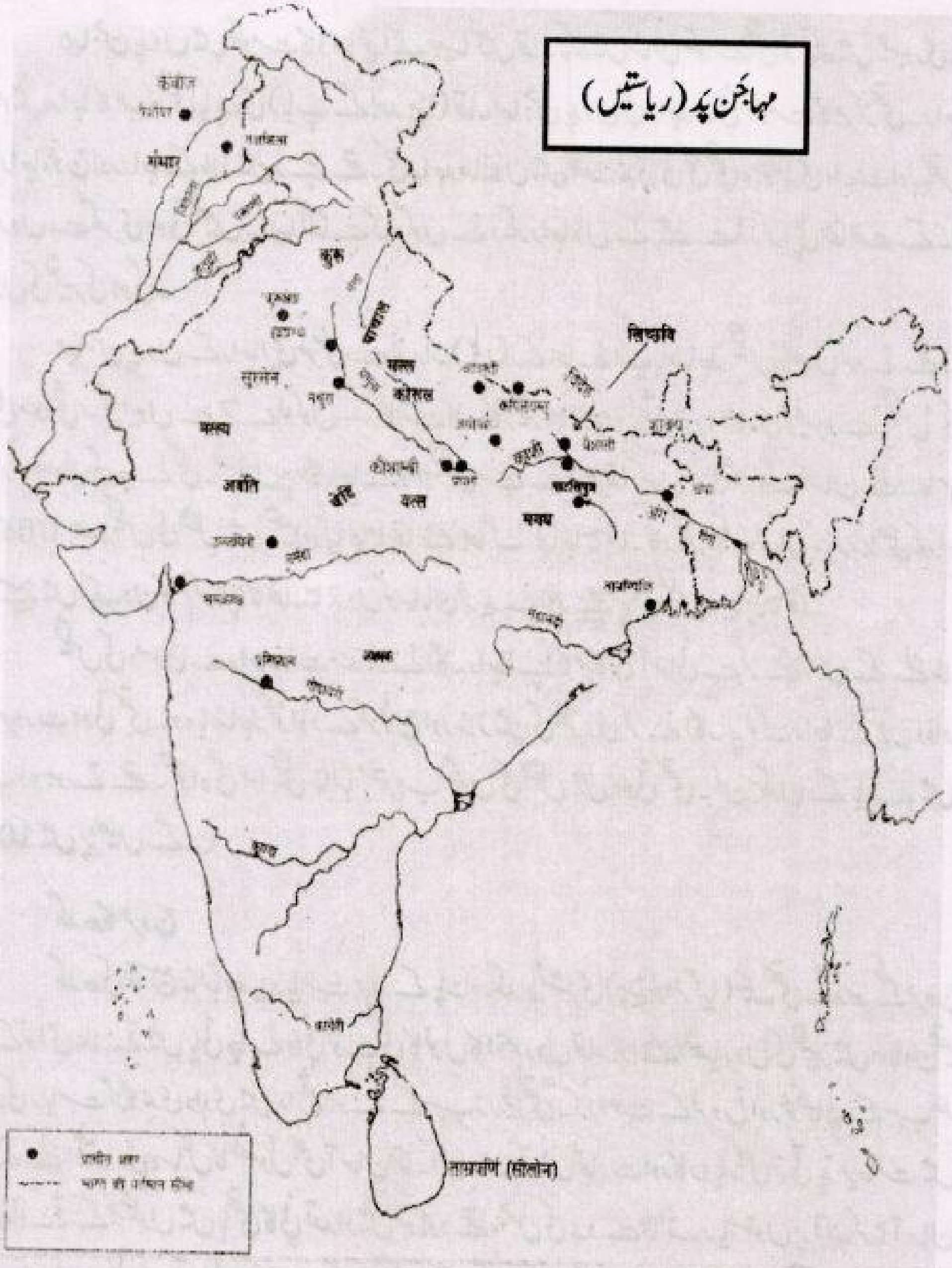
مہاجن پد (ریاستیں)
कुरु
मल्ल
कोसल
लिच्छवि
मत्स्य
अवंति
वत्स
मगध
कौशाम्बी
कावेरी
ताम्रपर्णि (सीलोन)

مہاجن پد

مہاجن پدوں میں حکومت کا ڈھانچہ ایک جیسا نہیں تھا۔ کچھ میں شاہی حکومت تھی تو کچھ میں جمہوری۔ شاہی نظام میں راجا کا عہدہ نسلی یا پدری (باپ کے بعد بیٹا) تھا۔ مہاجن پدوں کی راجدھانی حکومت کا مرکز تھی۔ راجدھانی میں راجا، فوج اور راجا کے ملازمین رہتے تھے۔ کئی راجدھانیوں میں قلعہ بندی کی گئی تھی، جو لکڑی، اینٹ اور پتھروں کی دیواروں سے گھری ہوتی تھیں۔ ایسا لگتا ہے کہ لوگوں نے دیگر راجاؤں کے حملے سے ڈر کر اپنی حفاظت کے لئے ان قلعوں کی تعمیر کی ہوگی۔

مہاجن پدوں کے راجا اپنی مرضی سے نذرانہ (بلی) کے بجائے اب باضابطہ 'ٹیکس' وصول کرنے لگے۔ مختلف قسم کی معاشی سرگرمیوں سے جڑے لوگوں — کاشت کار، کاریگر، تاجر، مویشی پرور، شکاری وغیرہ سے 'ٹیکس' کی طے شدہ رقم وصول کی جانے لگی۔ فصلوں پر لگایا جانے والا ٹیکس سب سے اہم تھا کیوں کہ بیشتر لوگ کسان تھے۔ عام طور پر اُپج کا 1/6 حصہ ٹیکس کی شکل میں متعین کیا جاتا تھا جسے 'بھاگ' کہا جاتا تھا۔ کاریگر، بنکر، لوہار، سنار، بڑھئی کو راجا کے لئے مہینے میں ایک دن کام کرنا پڑتا تھا۔ تاجروں کو سامان خریدنے اور بیچنے پر بھی ٹیکس دینا پڑتا تھا۔

ٹیکس کی وصولی سے راجا دولت مند ہونے لگا۔ راجا اپنے کام کاج آسانی سے کر سکے، اس کے لئے ملازمین کی ضرورت ہوتی تھی۔ وہ باضابطہ تنخواہ دے کر فوج اور ملازمین کی تقرری کرنے لگا۔ یہ لوگ راجا کے تئیں وفادار اور جواب دہ ہوتے تھے۔ تنخواہ کی ادائیگی غالباً مضروب سکوں کی شکل میں ہوتی تھی۔ ان سکوں کے بارے میں آپ باب 10 میں پڑھیں گے۔)

مگدھ کا عروج

مگدھ کی توسیع غالباً جدید ریاست بہار کے پٹنہ اور مگدھ کمشنری (ہیڈ کوارٹر گیا) تک تھی۔ مگدھ کے عروج میں اس کے نواحی علاقے میں پائی جانے والی لوہے کی کانوں کا اہم رول تھا، جو اچھے ہتھیاروں کی تعمیر میں معاون تھیں۔ مگدھ کی ریاست گنگا ندی وادی میں واقع ہونے کے سبب زرخیز تھی۔ زراعت کے فروغ اور خوشحالی کے سبب حکمراں طبقہ کے لئے اقتصادی وسائل کا حصول بھی آسان تھا۔ اس علاقے میں تجارت اور کاروبار بھی ترقی پذیر حالت میں تھا۔ مگدھ علاقے کے جنگلوں میں ہاتھی کافی تعداد میں موجود تھے، جس کی مدد سے مخالف ریاستوں پر قبضہ کرنا آسان تھا۔ مگدھ کے چاروں طرف قدرتی حفاظت کے وسائل تھے۔ مگدھ کی دونوں راجدھانیاں — راجگیر پہاڑوں سے اور پاٹلی پتر ندیوں سے — گھری تھیں۔ اس کے علاوہ مگدھ میں بمبسار، اَجات شترو، مہاپدم نند جیسے لائق حکمراں

ہوئے، جنہوں نے اپنے حوصلے اور طاقت سے ریاست کی توسیع کی۔

مگدھ کا اولین قابل ذکر حکمراں بمبیسار تھا۔ اس نے اپنی حالت مضبوط کرنے کے لئے کوشل اور لچھوی نسل کے ساتھ ازدواجی تعلقات قائم کئے۔ اپنی ریاست کی مشرقی سرحد پر واقع اَنگ مہاجن پد پر حملہ کر کے اسے مگدھ میں ملا لیا اور گنگا ندی کے راستے سے ہونے والی تجارت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کیا۔ اس سے ریاست کے اقتصادی وسائل میں اضافہ ہوا۔

بمبیسار کا بیٹا اجات شترو اپنے باپ کے بعد مگدھ کا راجا بنا۔ اس نے اپنے باپ کی سلطنت کی توسیع کی پالیسی کی تقلید کرتے ہوئے کوشل اور وَجّی سنگھ (وفاق) کے ساتھ جنگ کی۔ کوشل کے راجا پرسین جِت کو جنگ میں شکست دے کر کاشی حاصل کیا۔ اجات شترو نے اپنے وزیر وسکار کی مدد سے وَجّی سنگھ (وفاق) کے اراکین میں پھوٹ ڈال کر ان کی طاقت کو کمزور کر کے جیت لیا۔ اجات شترو نے اپنی دشمن ریاست اَونتی سے اپنی راجدھانی راجگیر کی حفاظت کے لئے قلعہ بندی کرائی، جس کی باقیات آج بھی دیکھی جا سکتی ہیں۔ اس نے گنگا، گنڈک، سون ندیوں کے سنگم پر واقع پاٹلی گرام میں فوجی چھاونی (فوج کے رہنے کی جگہ) کی تعمیر کی، جو بعد میں پاٹلی پتر کے نام سے مشہور ہوئی۔

اجات شترو کے بعد اُدےین مگدھ کا راجا بنا۔ اس نے پاٹلی پتر کو اپنی راجدھانی بنایا۔ اس کے زمانے میں مگدھ اور اونتی کی دشمنی کافی بڑھ گئی تھی۔ اس وقت اونتی کا راجا چندر پردیوت تھا۔ اس نے کئی جنگوں میں اونتی کو ہرایا۔ پھر بھی اونتی مگدھ ریاست کا حصہ نہیں بن سکا۔ شِشو ناگ نے فیصلہ کن طور پر اونتی، وَتس اور کوشل پر فتح حاصل کی۔ مگدھ کے آخری نند حکمراں دھنانند کے وقت میں یونانی فاتح سکندر کا ہندوستان پر حملہ ہوا۔ لیکن سکندر کی فوج نے مگدھ پر حملہ کرنے سے انکار کر دیا کیوں کہ مگدھ کے راجا کے پاس ایک عظیم الشان فوج تھی۔ دھنانند ایک ظالم راجا تھا۔ اس لئے وہ رعایا میں کافی ناپسندیدہ تھا۔ اس کا فائدہ اٹھا کر چندر گپت نے دھنانند کو جنگ میں شکست دے کر مگدھ پر قبضہ کر لیا۔ مگدھ کی خوشحالی اور طاقت کی بنیاد پر موریوں نے ایک عظیم الشان سلطنت قائم کی، جس کا مطالعہ آپ باب 9 میں کریں گے۔

مملکت (گن راجیہ)

کچھ ایسی ریاستیں تھیں، جنہیں 'گن راجیہ' (مملکت) کہا جاتا تھا۔ شاکیہ، لچھوی، وَجّی، ویدیہ، تاترک، ملّ، کولیے، موریئے وغیرہ ہندوستان کی اہم مملکتیں تھیں۔ یہاں کا نظامِ حکومت الگ قسم کا تھا، جسے 'گن' (جمہوریہ) یا 'سنگھ'

(وفاق) کہتے تھے۔مملکت میں حکومت کے سربراہ کا انتخاب ہوتا تھا۔ بیشتر ایسی مملکتیں چھوٹے سائز کی ہوتی تھیں۔ لہٰذا یہ آپس میں مل کر سنگھ (وفاق) کی تعمیر کرتی تھیں۔

مگدھ کے نزدیک وجّی سنگھ (وفاق) تھا، جس کی راجدھانی ویشالی تھی (نقشہ میں وجّی سنگھ کی پہچان کریں)۔ وجّی سنگھ آٹھ جمہوریہ کا وفاق تھا جس میں لچھوی، ویدیہہ، وجّی اہم تھے۔ وجّی سنگھ میں مختلف جمہوریاؤں کے راجا کی ایک نشست ہوتی تھی۔ یہ راجا مختلف موقعوں پر ایک ساتھ جمع ہوتے تھے۔ نشستوں میں بیٹھ کر یہ راجا آپس میں تبادلہ خیال اور بحث ومباحثہ کے توسط سے کسی فیصلے تک پہنچتے تھے۔ وجّی سنگھ میں عوام کی رائے سے حکومت کرنے کا رجحان نظر آتا ہے۔ جمہوریاؤں کے سربراہ یا راجا پابندی سے مل بیٹھ کر پورے وفاق کے بارے میں فیصلہ کرتے تھے۔ اس وجہ سے اسے مملکت کہا جاتا ہے۔

> گن (مملکت)۔۔۔ لفظ 'گن' کا استعمال کئی اراکین والے گروپ کے لئے کیا جاتا ہے۔

وجّی سنگھ میں لچھوی ایک اہم جمہوریہ تھی۔ اس کی سرحدیں موجودہ ویشالی اور مظفرپور ضلع تک پھیلی ہوئی تھیں۔ بمبیسار کے زمانے میں لچھوی لوگ کافی طاقتور تھے۔ یہاں کا راجا چیٹک تھا۔ چیٹک نے اپنی لڑکی کی شادی بمبیسار سے کر کے دوستانہ رشتہ قائم کیا۔ مگدھ کے راجا اجات شترو نے لچھوی جمہوریہ پر فتح حاصل کی تھی۔ اس کے باوجود ان کی ریاست اب سے تقریباً 1500 سال پہلے تک چلتی رہی۔ گپت راجا چندر گپت (باب 12 میں پڑھیں گے) نے بھی ایک لچھوی راجکماری سے ازدواجی رشتہ قائم کیا تھا۔

وجّی سنگھ اور اجات شترو

وجّی سنگھ کا یہ تذکرہ 'دیرگھ نکائے' سے لیا گیا ہے۔ دیرگھ نکائے ایک بودھ گرنتھ ہے، جس میں مہاتما بدھ (باب 8) کی کئی تقریریں ہیں۔ اجات شترو وجّی سنگھ پر حملہ کرنا چاہتا تھا۔ اس نے اپنے وزیر وسکار کو بدھ کے پاس صلاح کے لئے بھیجا۔

بدھ نے اس سے پوچھا کہ کیا وجّی سبھائیں پابندی سے ہوتی ہیں اور ان میں تمام اراکین حاضر ہوتے ہیں؟ جب انہیں پتہ چلا کہ ایسا ہوتا ہے، تو انہوں نے کہا کہ وجّی کے باشندے تب تک ترقی کرتے رہیں گے جب تک کہ۔۔۔

وہ پوری طرح سے اور پابندی سے سجائیں (نشست) کرتے رہیں گے۔
آپس میں مل جل کر کام کرتے رہیں گے۔
روایتی ضابطوں پر عمل کرتے رہیں گے۔
بڑوں کا احترام، حمایت اور ان کی باتوں پر توجہ دیتے رہیں گے۔
وجّی عورتوں کے ساتھ زور زبردستی نہیں کریں گے اور انہیں غلام نہیں بنائیں گے۔
شہروں اور گاؤں میں چیتیوں کا رکھ رکھاو کریں گے۔
مختلف عقائد والے سنتوں کا احترام کریں گے اور ان کے آنے جانے پر روک نہیں لگائیں گے۔

> **قدیم ہندوستان کی مملکت اور موجودہ مملکت میں آپ کیا یکسانیت اور فرق دیکھتے ہیں؟**

شہروں کی ترقی

تقریباً 3700 سال قبل سندھ تمدن (باب 5) جسے اولین شہرکاری کہا جاتا ہے، معدوم ہو چکی تھی۔ اس کے بعد اب دوسری بار ہندوستان میں شہروں کے ثبوت ایک لمبے وقفہ کے بعد ملتے ہیں۔ قریب 2600 سال پہلے (600 عیسیٰ قبل) شمالی ہندوستان میں دوسری شہرکاری کے رجحان کا ارتقا ہوا۔ پالی صحیفوں میں اس وقت کے بڑے شہروں کا تذکرہ ملتا ہے۔ وارانسی، ویشالی، چمپا، راجگر یہہ (راجگیر)، کُشی نگر، کوشامبی، شراوستی، پاٹلی پتر (پٹنہ) وغیرہ شہروں سمیت تقریباً 62 شہروں کے ثبوت ملے ہیں۔

شہروں کے ارتقا کے کئی اسباب تھے اور ان کی ترقی دھیرے دھیرے ہوئی۔ اس زمانے میں شہروں کی ترقی میں اقتصادی، مذہبی اور سیاسی اسباب اہم تھے۔ جیسے جیسے عظیم الشان ریاستوں کی تشکیل ہوئی اس کی راجدھانی بھی زیادہ عظیم الشان اور پرشکوہ شکل اختیار کرنے لگی۔ اس زمانے کے کئی شہروں کا سیاسی اور انتظامی مراکز کی شکل میں فروغ ہوا، جہاں افسروں اور فوجی طبقوں کا بول بالا تھا۔ گاؤں کے برعکس جہاں زراعت روزی روٹی کا اہم وسیلہ تھی، شہروں میں دست کاری اور پیداوار کو خصوصی اہمیت حاصل تھی۔ مختلف شہروں کا مختلف چیزوں کے پیداواری مراکز کی شکل میں فروغ ہوا۔ ان میں کپڑے، برتن اور دیگر سامان شامل تھے۔ پیداوار زیادہ ہونے سے ان چیزوں کو دوسرے شہروں میں لے جانے اور فروخت کرنے کا کام شروع ہوا۔ اس طرح سے یہ شہر تجارت کے مرکز بھی بنے اور ان کی آبادی

بھی بڑھی۔

کئی شہروں کا مذہبی اسباب سے بھی فروغ ہوا۔ کسی اہم مندر یا زیارت گاہ کے آس پاس پروہت سیوک اور دیگر کاموں سے جڑے لوگ مستقل طور پر بسنے لگے اور مسافر زیارت کے لئے آنے لگے، اس وجہ سے یہ بستیاں بھی شہروں میں تبدیل ہو گئیں۔

یاد رہے کہ شہر بیشتر ندیوں کے کنارے یا اس وقت کی اہم شاہراہوں کے پاس بسے، کیوں کہ تجارت اور فوج کی آمد و رفت کے لئے بھی یہ آسان تھا۔ ہر ایک شہر کے آس پاس گاؤں بھی بسے ہوتے تھے، جہاں سے شہر میں رہنے والوں کو اناج اور دیگر چیزوں کی پیداوار کے لئے خام مال حاصل ہوتے تھے۔ تاجروں کے ذریعہ حاصل منافع اور راجاؤں کے ذریعہ حاصل ٹیکس نے شہروں کو مالا مال بنایا۔

شہروں کی آبادی میں بھی رنگارنگی بہت تھی۔ ان میں حکمراں، پروہت، تاجر، دست کار، مزدور، خادم اور غلام سبھی شامل تھے۔ ان الگ الگ طبقوں یا ذاتوں کے بسنے کے لئے شہروں کو مختلف محلوں یا حصوں میں بانٹ دیا جاتا تھا۔ اس طرح ایک منصوبہ بند شہری زندگی کا ڈھانچہ چھٹی صدی عیسی قبل تک شمالی ہندوستان میں فروغ پا چکا تھا۔ اس عمل کو دوسری شہر کاری بھی کہا جاتا ہے۔

﴾ مشق ﴿

آیئے یادکریں

1 دیئے گئے چار متبادل میں سے صحیح جواب چنیں

(الف) مہاجن پدوں کی تفصیل کہاں حاصل ہوتی ہے؟

(i) رگ وید میں (ii) بودھ اور جین صحیفوں میں

(iii) منقش گرد آلود برتن میں (iv) برہمن گرنتھ میں

(ب) کون سا مہاجن پد بہار میں واقع ہے؟

(i) اَنگ (ii) کوشل

(iii) کوشامبی (iv) اَونتی

(ج) راجا زمین کی اپج کا کتنا حصہ حاصل کرتا تھا؟

(i) 1/6 (ii) 1/7

(iii) 1/5 (iv) 1/4

(د) مگدھ حکمراں اجات شترو کی راجدھانی کہاں تھی؟

(i) پاٹلی پتر (ii) گیا

(iii) ویشالی (iv) راجگر یہہ

(ہ) مندرجہ ذیل میں سے کون مملکت (گن راجیہ) تھی؟

(i) مگدھ (ii) کوشل

(iii) وتس (iv) لچھوی

2 خالی جگہوں کو پُر کریں

(الف) اونتی کا راجا.................تھا۔

(ب) وجّی سنگھ کی راجدھانی.................تھی۔

(ج) پاٹلی گرام کا قیام.................نے کیا تھا۔

(د) انعام گاؤں..........................بستی ہے۔

(ہ) نند نسل کے حکمراں..........................کے وقت میں سکندر کا ہندوستان پر حملہ ہوا تھا۔

(ی) لچھوی..........................وفاق (سنگھ) کی ایک جمہوریہ (گن) تھی۔

3 آیئے چرچا کریں

i راجا کو ٹیکس کی کیوں ضرورت پڑی؟ اس عہد میں کون کون لوگ ٹیکس چکاتے تھے؟

ii ریاستوں (مہاجن پدوں) کے راجا اپنی راجدھانی کی کیوں قلعہ بندی کرتے تھے؟

iii مگدھ کی ترقی میں قدرتی وسائل کا کیا اہم رول تھا؟

iv دوسری شہرکاری کے ارتقا پر چرچا کریں۔

4 آیئے کرکے دیکھیں:

i سوال نمبر 3(i) کی بنیاد پر یہ پتہ لگائیں کہ آج لوگ کون کون سے ٹیکس چکاتے ہیں؟

ii مملکتوں کی حکومت میں لوگوں کا اہم رول ہوتا تھا۔ آج کی جمہوریت میں لوگوں کے رول سے اس کا مقابلہ کریں۔

باب۔8

نئے سوالات : نئے خیالات

پلوی کا تجسس

پلوی کی نانی ہر ایک اتوار کو صبح صبح غسل کر کے آشرم جاتی تھی۔ ایک دن پلوی نے بھی اپنی نانی کے ساتھ چلنے کی خواہش ظاہر کی۔ آئندہ اتوار کو پلوی اپنی نانی کے ساتھ آشرم پہنچی۔ وہاں ایک سادھو بابا کتھا سنا رہے تھے۔ اس کتھا میں کئی ایسے الفاظ تھے جن کے معنی پلوی نہیں سمجھ پا رہی تھی جیسے آتما (روح) پرماتما اور برہم وغیرہ۔

بچو! جیسا کہ آپ نے باب چھ اور سات میں پڑھا کہ مابعد ویدک عہد (600+1000 قبل مسیح) سے لوہے کا رواج بہت بڑھ گیا۔ اس سے زرعی علاقے کی توسیع ہوئی اور کھیتی کے پیداوار میں اضافہ ہوا۔ لوہے کے سامانوں کے بڑھتے ہوئے استعمال نے پورے معاشی نظام کو متاثر کیا۔ اسی بنیاد پر سماج میں الگ الگ کاروبار، تجارت اور سکّوں کا رواج اور شہروں کا نمود ہوا۔

مابعد ویدک عہد سے ذات پات کا نظام اور بھی الجھنے لگا تھا۔ ابتداء میں یہ نظام کاموں کی بنیاد پر تھا۔ بعد میں اس کا تعین پیدائش کی بنیاد پر ہونے لگا۔ برہمن، شتریہ، ویشیہ اور شودر میں برہمن اور شتریہ سماج میں سب سے بااثر طبقہ تھے۔

سود، قرض، شہروں اور شہری زندگی کو برہمنوں کی کتابیں نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتی تھیں۔

اس میں برہمنوں کی حالت بہت اچھی تھی۔ شتریہ مراعات حاصل شدہ طبقہ ہونے کے باوجود برہمنوں سے کمتر تھے۔ ویشیوں کے ساتھ بھی یہی بات تھی۔ معاشی حلقے میں ترقی کی وجہ سے وہ کافی خوشحال اور دولت مند ہو گئے تھے۔ کچھ تاجروں کے پاس تو حکمرانوں سے بھی زیادہ دولت تھی۔ لیکن ذات پات کے نظام کی وجہ سے ان کا مقام تیسرا ہی تھا۔ شودروں کی حالت تو سب سے زیادہ ابتر تھی۔ اس لئے سماج کا ہر طبقہ برہمنوں کو چھوڑ کر تبدیلی چاہتا تھا جس

سے انہیں بھی سماج میں برابری کا اختیار حاصل ہو سکے۔ اس کے علاوہ سماج میں ذات پات کا نظام دکھاوا اور کرم کانڈ وغیرہ بڑھ گئے تھے۔ بڑے اور خرچیلے یگیوں میں جانوروں کی قربانی دی جاتی تھی۔ نتیجہ کے طور پر بڑی تعداد میں جانوروں کا صفایا ہو رہا تھا۔ ایسی حالت میں عام لوگوں کے لئے مذہب پر عمل کرنا بڑا مشکل ہو گیا تھا لوگ ایک ایسا مذہبی نظام چاہتے تھے جس میں سب کے لئے جگہ ہو۔

انہیں حالات میں تقریباً 600 عیسوی قبل مسیح کے آس پاس اُپنیشد کو جمع کیا گیا۔ اُپنیشد مابعد ویدک کتابوں کے حصہ تھے۔ اُپنیشد کے لفظی معنی ہیں— 'استاد کے پاس بیٹھنا'۔

اُپنیشد میں مشکل مضامین جیسے آتما، پرماتما اور برہم وغیرہ پر تذکرے ملتے ہیں۔ اکثر یہ تذکرے آپسی گفتگو کی شکل میں ملتے ہیں جیسے باپ، بیٹے، شوہر، بیوی، برہمن، شتریہ، استاد، شاگرد اور عوام الناس کے درمیان مذاکرہ۔ ان مذاکروں میں زیادہ تر مرد حصہ لیتے تھے۔ کبھی کبھی گارگی جیسی خاتون مفکروں کا تذکرہ بھی ملتا ہے۔ گارگی شاہی درباروں میں ہونے والے مباحثوں میں ہمیشہ حصہ لیا کرتی تھی۔

بچو! آپ لوگوں نے نچکیتا کا نام سنا ہوگا۔ نچکیتا آپ ہی کی طرح ایک بچہ تھا۔ اس کے دماغ میں ایک بار سوال اٹھا "مرنے کے بعد ہمارا کیا ہوگا؟" اسے پتہ چلا کہ یمراج ہی موت کے دیوتا ہیں۔ اسلئے انہیں سے یہ سوال کرنا چاہئے۔ وہ بے خوف ہو کر سیدھے یمراج کے پاس گیا اور پوچھا "مرنے کے بعد ہمارا کیا ہوتا ہے؟"

نچکیتا کی کمسنی کو دیکھتے ہوئے یمراج اس سوال کا جواب نہیں دینا چاہتے تھے۔ اس سوال کے بدلے میں تمہیں سونا دوں گا، چاندی دوں گا، گائیں دوں گا مگر تم اس سوال کو نہ پوچھو۔ اس سوال کا جواب تو دیوتا بھی نہیں جانتے۔ نچکیتا یمراج کے تمام لالچ کو ٹھکرا کر اپنے سوال پر ڈٹا رہا۔ اس کی بے باکی اور ایمانداری سے خوش ہو کر یمراج نے آتما کی شکل بیان کرتے ہوئے کہا "یہ آتما نہ جنم لیتی ہے اور نہ مرتی ہے۔ نہ ہی یہ کسی دوسرے سے پیدا ہوتی ہے اور نہ کوئی دوسرا ہی اس سے پیدا ہوا ہے۔ جسم کے ختم ہونے پر بھی وہ نہیں مرتی۔

یاگیہ ولکیہ اور ان کی بیوی کا مذاکرہ بھی قابل ذکر ہے۔ یاگیہ ولکیہ نے گھر چھوڑ کر جنگلوں میں رہنے کی خواہش ظاہر کی۔ اس موقع پر ان کی بیوی میترا کی نے ان سے لمبی بات چیت (سوال و جواب کی شکل میں) کیا۔ اس بات چیت کا مطلب تھا کہ دھن دولت سے آدمی بڑا نہیں ہوتا ہے اپنے اور اپنے سماج کے لوگوں کے مسائل کے بارے میں سوچنے سے علم حاصل ہوتا ہے۔ کبھی کبھی سماج کے غریب لوگ بھی اس مذاکرہ میں حصہ لیا کرتے تھے۔ ستیہ کام جابال

ایک ایسا ہی غریب آدمی تھا۔ اس کے دل میں سچائی جاننے کی خواہش ہوئی۔ اس کے لئے وہ گوتم نام کے ایک برہمن کے پاس گیا۔ گوتم نے اسے اپنے شاگرد کی شکل میں قبول کرلیا۔ آگے چل کر ستیہ کام جابال اپنے وقت کا مشہور مفکر بن گیا۔

اس طرح چھٹی صدی قبل مسیح میں جس وقت عوام الناس میں مذہب کے تعلق سے دلچسپی کم ہوتی جارہی تھی۔ متعلقہ عہد کے سماج میں کرم کانڈوں کا غلبہ بڑھتا جارہا تھا۔ اُپنیشد کی تعلیم نے لوگوں کو نئے ڈھنگ سے سوچنے اور غور کرنے کا راستہ دکھایا۔ انہی حالات میں کچھ مفکروں نے سماج میں پھیلی ہوئی برائیوں کی مخالفت کرکے نئے خیالات اور اصولوں کو لوگوں کے سامنے رکھا۔ ان مفکروں میں گوتم بدھ اور مہاویر خاص تھے۔

بدھ کی پیدائش 563 عیسوی قبل مسیح نیپال کی ترائی میں واقع کپل وستو کے لُمبنی نام کے جنگل میں ہوئی۔ ان کے والد کا نام شدھودھن اور والدہ کا نام مہامایا تھا۔ ان کے بچپن کا نام سدھارتھ تھا۔ سدھارتھ بچپن سے ہی غور وفکر کرنے والے تھے۔ دوسرے بچوں کی طرح کھیل کود میں ان کی دلچسپی نہیں تھی۔ وہ اکثر تنہائی میں بیٹھ کر حیات وموت کے سنگین مسائل پر غور وفکر کیا کرتے تھے۔ آگے چل کر یشودھرا سے ان کی شادی ہوگئی، ان کے بیٹے کا نام راہل تھا۔

سدھارتھ نے اپنے اردگرد لوگوں کو تکلیف میں پایا۔ اپنی ابتدائی زندگی کے دور میں بدھ نے مختلف غموں میں مبتلا لوگوں کو جیسے مریض کو، بوڑھے آدمی کو موت کی ارتھی کو اور ایک سنیاسی (مجرد آدمی) کو دیکھا۔ ان مناظر کو دیکھنے کے بعد ان کے دل میں کئی سوالات اٹھے۔ آدمی کیوں بوڑھا ہوجاتا ہے؟ اور اس کی موت کیوں ہوتی ہے؟ وغیرہ۔ انہوں نے سوچا دنیا کی تمام خوشیاں بیکار اور عارضی ہیں۔ آخرکار اپنے سوالوں کا جواب پانے کے لئے ایک رات وہ اپنے پیارے گھوڑے کی پیٹھ پر سوار ہوکر گھر سے نکل پڑے۔

کسی بے بس اور غمگین آدمی کو دیکھ کر آپ کیا سوچتے ہیں؟

سدھارتھ نے کئی اساتذہ سے تعلیم حاصل کی۔ لیکن انہیں تشفی نہیں ہوئی۔ اس کے بعد انہوں نے چھ سالوں تک سخت مجاہدہ کیا اور آخر میں اناج پانی سب چھوڑ دیا۔ اسی وقت گانے والی عورتوں سے انہوں نے یہ الفاظ سنے۔ اپنے وینا کے تار کو اتنا مت کسو کہ وہ ٹوٹ جائیں اور نہ اتنا ڈھیلا ہی کرو کہ ان سے موسیقی ہی نہ نکلے یا حالات کے مطابق ہی زندگی جینے کی کوشش کرنی چاہئے۔ سدھارتھ نے یہ سن کر درمیانی راستہ کو ہی ٹھیک سمجھا۔ گیا کے پاس بودھ گیا

میں ایک پیپل کے درخت کے نیچے انہیں اپنے سوالوں کا جواب مل گیا جس کی وجہ سے انہوں نے اپنا گھر چھوڑا تھا۔ انہیں حقیقت کا عرفان ہوگیا۔ علم کے حصول کے بعد انہیں بدھ کہا جانے لگا اور ان کے شاگرد بودھ کہلائے۔

مہاتما بدھ نے اپنا پہلا اپدیش (پہلی نصیحت) سارناتھ میں دیا۔ یہ واقعہ ''دھرم چکر پرورتن'' کہلاتا ہے۔ اس واقعہ کو یادگار بنانے کے لئے بعد میں اشوک بادشاہ نے (اشوک کے بارے میں آپ تفصیلی شکل میں اگلے باب میں پڑھیں گے) سارناتھ میں ایک عظیم الشان استوپ کی تعمیر کرائی۔

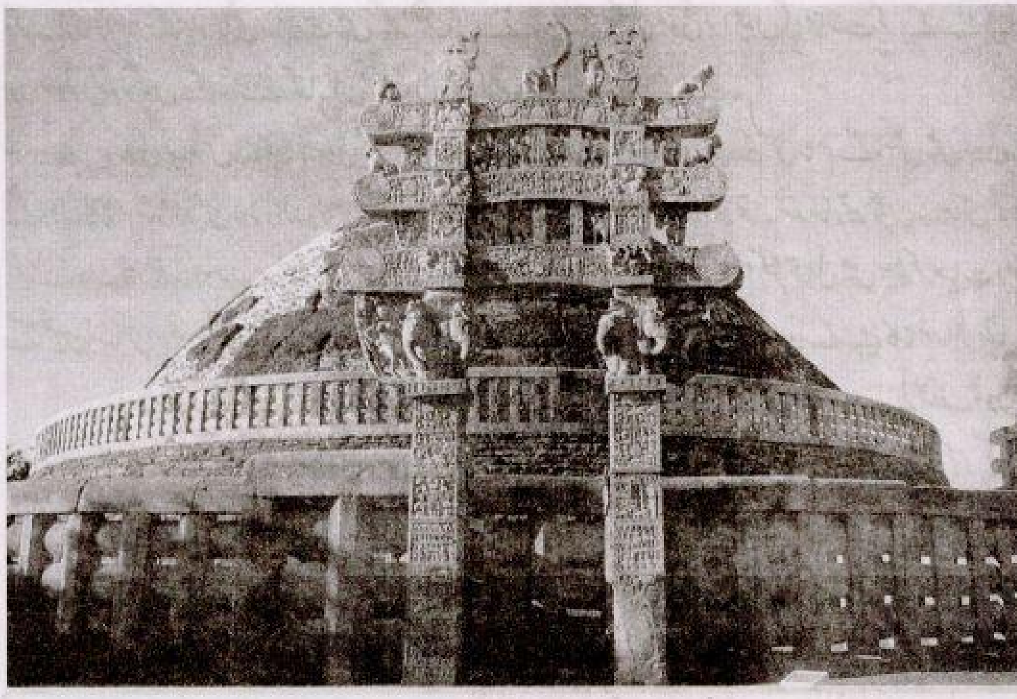

اشوک کے ذریعہ تعمیر شدہ سارناتھ کا استوپ

اس کے بعد بدھ نے مگدھ، ویشالی اور ہندوستان کے دوسرے مقامات پر گھوم گھوم کر اپنی نصیحتوں کو لوگوں کے سامنے رکھا۔ جلد ہی ان کا بودھ مذہب مقبول ہوگیا۔ 80 سال کی عمر میں 483 عیسوی قبل مسیح میں ان کی موت ہوگئی۔ مگدھ کے راجہ بمبسار ان کے خاص مقلد تھے۔

بھگوان بدھ اور بودھ مبلغوں کے مرنے کے بعد ان کے جسمانی باقیات پر تعمیر شدہ بناوٹ کو استوپ کہا جاتا ہے۔ سارناتھ، نالندہ، سانچی وغیرہ مقامات پر ایسے استوپ دیکھے جاسکتے ہیں۔

تصویر۔2.2 23 ستمبر: دن رات ہر جگہ برابر

مہاتما بدھ کی اُپدیش (نصیحت) دیتے ہوئے ایک تصویر

بدھ نے ذات-پات، اونچ-نیچ کی تفریق اور مذہبی الجھنوں کو غلط بتایا۔ ایک آدمی اچھا ہے یا برا یہ بات اس کے برتاؤ کو دیکھ کر کی جاسکتی ہے۔ بدھ کے اصول کو سماج کا کوئی بھی طبقہ اپنا سکتا تھا۔ انہوں نے لوگوں کو میزبان اور لوگوں کے ساتھ ساتھ جانوروں اور پرندوں سے بھی برابری سے پیار کرنے کی تعلیم دی۔

بدھ لوگوں کو دوسرے کی تعلیم یا اصول کو اپنے صواب دید کی بنیاد پر اپنانے کا مشورہ دیتے تھے۔

جانداروں پر رحم

ایک بار بدھ تبلیغ کے لئے جا رہے تھے۔ راستے میں ایک گڑریا بہت سی بھیڑوں کو ہانکے لئے جا رہا تھا۔ بدھ نے دیکھا بھیڑ کے ایک بچے کے پاؤں میں چوٹ لگی ہوئی ہے۔ اس لئے وہ لنگڑا کر چل رہا ہے۔ پاؤں میں درد کی وجہ سے وہ بار بار بھیڑوں سے پیچھے رہ جاتا تھا۔ میمنے کی ماں اپنے بچے کو بار بار پیچھے مڑ کر دیکھتی تھی۔ بدھ سے اس میمنے کی تکلیف دیکھی نہ گئی۔ اس نے اس بچے کو گود میں اٹھالیا اور وہ بھیڑ کے پیچھے پیچھے چلنے لگے۔ ایسے نرم دل تھے بھگوان بدھ۔

آیئے دیکھیں انہوں نے ایسا کس طرح کیا؟

بدھ نے اپنے خیالات لوگوں کو انہیں کی زبان پالی میں دیا۔ مہاتما بدھ کی نصیحت بالکل سیدھی سادی تھی۔ انہیں عام لوگ آسانی سے سمجھ سکتے تھے۔

بدھ کے مطابق انسان کو چار اہم اصول (آریہ ستیہ) کو ہمیشہ یاد کرنا چاہئے۔ یہ اصول درج ذیل ہیں۔

1. **غم**:- بدھ نے پیدائش، موت، بیماری، پسندیدہ چیزوں کا حاصل نہ ہونا وغیرہ کو غم قرار دیا ہے۔
2. **غم کی وجہ**:- بدھ کے مطابق غم کی خاص وجہ خواہش ہے۔ جب انسان کو کوئی پسندیدہ چیز نہیں مل پاتی ہے تو اسے اس کا غم ہوتا ہے۔
3. **غموں کا علاج**:- بدھ کے مطابق خواہشات پر قابو پا کر دنیاوی غموں کو دور کیا جا سکتا ہے۔
4. **غم دور کرنے کے راستے**:- بدھ نے غموں کو دور کرنے کا راستہ بھی بتایا ہے جسے اسٹانگ مارگ کہتے ہیں۔ اسے درمیانی راستہ (مدھیم مارگ) بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ راستہ نہ تو بہت ہی آسان ہے اور نہ ہی بہت دشوار ہے۔ عام آدمی بھی اپنی زندگی میں ان آٹھ باتوں پر عمل کر کے غموں سے چھٹکارا پا سکتا ہے یا اعلیٰ درجے کا سکون (عرفان) کو حاصل کر سکتا ہے۔

اس راستے پر چلنے کے لئے بدھ کے ذریعہ بتائے گئے آٹھ اصول اس طرح ہیں۔

(i) **صاف نگاہ**:- سچ، جھوٹ، گناہ نیکی اچھائی اور برائی وغیرہ اچھے طریقے سے سمجھنا۔

(ii) پختہ ارادہ: خواہش اور تشدد سے آزاد خیال پختہ ارادے کہلاتے ہیں۔

(iii) اچھی بول چال (گفتگو):- اپنی بول چال میں انسان کو خاکسار ہونا چاہئے۔

(iv) پختہ کردار:- آدمی کو اپنی زندگی میں اچھے وصحیح کام کرنا چاہئے۔

(v) زندگی کے صحیح ذرائع:- زندگی گذارنے کے لئے صحیح ذرائع کا استعمال کرنا چاہئے۔

(vi) اچھی کوشش:- صحیح اور علم سے بھری کوشش اور دل سے برے خیالات کو دور کرنے کی کوشش۔

(vii) صحیح کردار:- انسان کو اچھے کردار اور اچھی باتوں کا زندگی میں بار بار استعمال کرنا چاہئے۔

(viii) صحیح غور وفکر:- کسی موضوع پر یکسو ہو کر غور وفکر کرنا چاہئے۔

بدھ کے مذکورہ بالا بتائے گئے راستوں پر چل کر انسان خوشی اور سکون کا اندازہ کرسکتا ہے۔ بدھ نے بودھ تنظیمیں قائم کیں۔ جس میں سبھی ذات کے مردوں اور عورتوں کو شامل ہونے کی آزادی تھی۔ اس تنظیم میں داخل ہونے والے لوگ اپنی ضروریات کو کم سے کم کرتے ہوئے سادی زندگی بسر کرتے تھے۔ اپنی بنیادی ضروریات کی فراہمی کے لئے وہ بھیک مانگتے تھے اسی لئے انہیں بھکشو (مرد) اور بھکشونی (عورت) کہا گیا۔ ان کے رہنے کی جگہ کو ویہار کہا جاتا تھا۔

اپنی سادگی کی وجہ سے ہندوستان کے ساتھ ساتھ غیر ممالک میں بھی یہ مذہب بہت مقبول ہوا۔ لنکا، چین، جاپان، کوریا، تبت وغیرہ ملکوں میں اس مذہب کے مقلدین کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

ہندوستانی سماج کے تمام پہلوؤں کو بودھ مذہب نے متاثر کیا۔ بادشاہ اشوک نے عوامی فلاح و بہبود، عدم تشدد، مذہبی رواداری اور حکومت کی توسیع نہ کرنے کا فیصلہ بودھ مذہب سے متاثر ہو کر ہی کیا تھا۔ (اس کے بارے میں آپ تفصیل سے اگلے باب میں پڑھیں گے)۔

مذہبی حلقے میں کئی تبدیلیاں آئیں۔ رفتہ رفتہ یگیہ، قربانی اور کرم کانڈوں میں کمی آئی اور نالندہ، وکرم شیلا جیسے بودھ مٹھ قائم کئے گئے۔

بودھ مذہب سے جڑے مقامات کی ایک فہرست بنائیں۔ اگر آپ کو دو مقامات پر جانے کا موقع ملے تو پہلے دو میں آپ کس کا انتخاب کریں گے اور کیوں؟

جین مذہب

اسی زمانے میں بودھ مذہب کی طرح جین مذہب بھی عام لوگوں کو اپنے نئے خیالات سے متاثر کر رہا تھا۔ جین مذہب کے بانی ریشھ دیو تھے۔ جین مذہب میں کل چوبیس تیرتھکر کے ہونے کی بات کہی جاتی ہے۔ تیرتھکر کا معنی مذہب کی تبلیغ کرتے ہوئے دوسروں کی رہنمائی کرنے والا بھی ہوتا ہے۔ تیرتھکروں کے سلسلے میں تیئیسویں تھے پارشوناتھ جو کاشی کے اشوسین کے بیٹا تھے۔

جین لفظ "جن" لفظ سے نکلا ہے جس کا معنی ہے "جیتنے والا"۔

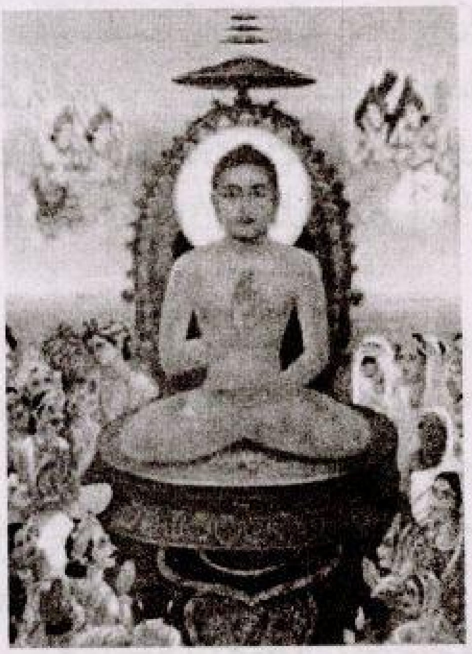

مہاویر کی تصویر

چوبیسویں اور آخری تیرتھکر مہاویر اس مذہب کے اہم ترین مفکر تھے۔ انہوں نے اس مذہب میں مناسب اصلاح کر کے اس کا وسیع پیمانے پر تبلیغ کیا۔

مہاویر کا اصلی نام وردھمان تھا۔ وردھمان کی پیدائش 540 قبل مسیح ویشالی کے قریب کنڈ گرام میں ہوئی تھی۔ ان کے والد سدھارتھ جانک نسل کے سردار تھے۔ ان کی والدہ ترشلا ویشالی کی لچھوی شہزادی تھی۔

لچھوی شاہی حکومت تھا یا جمہوری پتہ کریں؟

وردھمان کی شادی یشودا نام کی شہزادی سے ہوئی تھی۔ تیس سال کی عمر میں وردھمان نے شاہی محل کے سارے عیش و آرام کو ترک کر کے گھر چھوڑ دیا اور جنگل میں رہنے لگے۔ بارہ سال کی سخت نفس کشی کے بعد انہیں عرفان حاصل ہوا۔

مہاتما بدھ اور بھگوان مہاویر کی ابتدائی زندگی میں آپ کون سی مشابہت پاتے ہیں اس کا تذکرہ کیجئے۔